﴿......اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾☆(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۲۰/جولائی ۲۰۰۱ء شمارہ ۲۹

۲۸/ربیع الثانی ۱۴۲۲ ہجری ☆ ۲۰/وفا ۱۳۸۰ ہجری شمسی

عظیم علمائے اُمّت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل"

"میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں"

(کشف الخفاء و مزیل الالباس از اسماعیل بن محمد العجلونی)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت ایسی چیز ہے جو انسان کی گناہ کی زندگی پر موت وارد کرتی ہے

دعائیں کرنے سے کبھی تھکنا نہیں چاہئے۔ دعا ہی ایسی چیز ہے جو خدا کی طرف سے ایک قوّت اور نور عطا کرتی ہے

"قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ دیکھو یہاں جھوٹ کو بُت کے مقابل پر رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بُت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے جیسے بُت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ اگر جھوٹ بولنے والے چاہیں کہ ہمارا جھوٹ کم ہو جائے تو جلدی سے دُور نہیں ہوتا مدت تک ریاضت کریں، تب جاکر سچ بولنے کی عادت ان کو ہوگی۔

اسی طرح پر اور قسم قسم کی بدکاریاں اور شرارتیں ہو رہی ہیں۔ غرض دنیا میں گناہ کے سیلاب کا طوفان آیا ہوا ہے اور اس دریا کا گویا بند ٹوٹ گیا ہے۔ اب سوال یہ ہوتا ہے کہ یہ گناہ جو کیڑوں کی طرح چل رہے ہیں کوئی ایسی صورت بھی ہے کہ جس سے یہ بلا دُور ہو جائے اور دُنیا جو خباثت اور گناہ کے زہر اور لعنت سے بھر گئی ہے کسی طرح پر صاف ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اس سوال کو قریباً تمام مذہبوں اور ملتوں نے محسوس کیا اور اپنی اپنی جگہ پر وہ کوئی نہ کوئی علاج بھی گناہ کا بتاتے ہیں مگر تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس زہر کا تریاق کسی کے پاس نہیں۔ ان کے علاج استعمال کر کے مرض بڑھا ہے، گھٹا نہیں۔

مثال کے طور پر ہم عیسائی مذہب کا نام لیتے ہیں۔ اس مذہب نے گناہ کا علاج مسیح کے خون پر ایمان لانا رکھا ہے کہ مسیح ہمارے بدلے یہودیوں کے ہاتھوں صلیب لٹکایا جا کر جو ملعون ہو چکا ہے اس کی لعنت نے ہم کو برکت دی۔ یہ عجیب فلاسفی ہے کہ جو کسی زمانہ اور عمر میں سمجھی نہیں جا سکتی۔ لعنت برکت کا موجب کیونکر ہو سکتی ہے اور ایک کی موت دوسرے کی زندگی کا ذریعہ کیونکر ٹھہرتی ہے؟ ہم عیسائیوں کے اس طریق علاج کو عقلی دلائل کے معیار پر بھی پرکھنے کی ضرورت نہ سمجھتے اگر کم از کم عیسائی دنیا میں یہ نظر آتا کہ وہاں گناہ نہیں ہے۔ لیکن جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہاں حیوانوں سے بھی بڑھ کر ذلیل زندگی بسر کی جاتی ہے تو ہم کو اس طریقِ انسداد پر اور بھی حیرت ہوتی ہے اور کہنا پڑتا ہے کہ اس سے بہتر تھا کہ یہ کفارہ نہ ہوا ہوتا جس نے اباحت کا دریا چلا دیا۔ اور پھر اس کو معافی گناہ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اسی طرح پر دوسرے لوگوں نے جو طریقے نجات کے ایجاد کئے ہیں وہ اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے گناہ کی زندگی پر کبھی موت وارد ہوئی ہو۔

پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ شریر اور خطاکار قومیں معجزات دیکھ کر پیشگوئیاں دیکھ کر باز نہیں آئیں۔ حضرت موسیٰ کے معجزات کیا کم تھے؟ کیا بنی اسرائیل نے کھلے کھلے نشان نہ دیکھے تھے مگر بتاؤ کہ ان میں وہ تقویٰ وہ خدا ترسی اور نیکی جو حضرت موسیٰ چاہتے تھے کامل طور پر پیدا ہوئی۔ آخر ﴿ضُرِبَتْ عَلَیْہِمُ الذِّلَّۃُ وَالْمَسْکَنَۃُ﴾ کے مصداق وہ قوم ہو گئی۔ پھر حضرت مسیح کے معجزات دیکھنے والے لوگوں کو دیکھو کہ ان میں کہاں تک نیکی اور پرہیزگاری اور وفاداری کے اصولوں کی رعایت تھی۔ ان میں سے ہی ایک اٹھا اور اے ربی تجھ پر سلام کہتے ہوئے پکڑوا دیا، اور دوسرے نے سامنے لعنت کی۔ ان ساری باتوں کو دیکھ کر پھر سوال ہوتا ہے کہ وہ کیا شے ہے جو انسان کو واقعی گناہ سے روک سکتی ہے؟

میرے نزدیک خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت ایسی چیز ہے جو انسان کی گناہ کی زندگی پر موت وارد کرتی ہے۔ جب سچا خوف دل میں پیدا ہوتا ہے تو پھر دعا کے لئے تحریک ہوتی ہے۔ اور دعا وہ چیز ہے جو انسان کی کمزوریوں کا جبر نقصان کرتی ہے۔ اس لئے دعا کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ بھی ہے ﴿اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾ (المومن:۶۱)۔ بعض وقت انسان کو ایک دھوکہ لگتا ہے کہ وہ عرصہ دراز تک ایک مطلب کے لئے دعا کرتا ہے اور وہ مطلب پورا نہیں ہوتا تب وہ گھبرا جاتا ہے حالانکہ گھبرانا نہ چاہئے۔ بلکہ طلبگار باید صبور و حمول۔ دعا تو قبول ہو جاتی ہے لیکن انسان کو بعض دفعہ پتہ نہیں لگتا کیونکہ وہ اپنی دعا کے انجام اور نتائج سے آگاہ نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب ہے اس کے لئے وہ کرتا ہے جو مفید ہوتا ہے۔ اس لئے نادان انسان یہ خیال کر لیتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی حالانکہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے علم میں یہی مفید تھا کہ وہ دعا اس طرح پر قبول نہ ہو بلکہ کسی اور رنگ میں ہو۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک بچہ اپنی ماں سے آگ کا سرخ انگارہ دیکھ کر مانگے تو کیا دانشمند ماں اسے دے دے گی؟ کبھی نہیں۔ اسی طرح پر دعا کے متعلق کبھی ہوتا ہے۔ غرض دعائیں کرنے سے کبھی تھکنا نہیں چاہئے۔ دعا ہی ایسی چیز ہے جو خدا کی طرف سے ایک قوت اور نور عطا کرتی ہے جس سے انسان بدی پر غالب آجاتا ہے۔ (ملفوظات جلد نمبر ۳ صفحہ ۳۵۰-۳۵۲)

رحمن وہ ہے جو بلامبادلہ رحم کرنے والا ہے۔ رحمانیت کا تعلق نہ صرف یہ کہ قرآن مجید کے نزول سے ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے بھی ہے، اسی لئے آپؐ کو رحمۃ للعالمین فرمایا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ کی پیدائش خدا کی رحمانیت کا مظہر تھی۔

رحمن خدا کے انکار کے نتیجہ میں دنیا پر بڑی تباہیاں آنے والی ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۶/جولائی ۲۰۰۱ء)

لندن (۶/جولائی): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ کی ابتدائی آیات میں رحمانیت کا تذکرہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس صفت کے تعلق میں پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پڑھ کر سنائے جن میں اللہ تعالیٰ کی صفت الرحمٰن کا ذکر ہے

اوراس کے بعد قرآن مجید کی ان آیات کاذکر شروع فرمایا جن میں الرحمٰن کی صفت بیان ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے بعض ارشادات بھی پڑھ کر سنائے۔ حضور نے فرمایا کہ رحمان وہ ہے جو بلا مبادلہ رحم کرنے والا ہے۔ رحمانیت کا تعلق نہ صرف یہ کہ قرآن مجید کے نزول سے ہے بلکہ آنحضرت ﷺ کے وجود سے بھی ہے، اسی لئے آپ کو رحمۃ للعالمین فرمایا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سورت مریم کی مختلف آیات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سورت میں کثرت سے صفت رحمٰن کا ذکر ہے۔ حضرت مریمؑ کے پاس جو فرشتہ خوشخبری لے کر آیا تھا وہ انسان کی شکل میں آیا تھا جو بہت خوبصورت اور متوازن جسم والا تھا۔ آپ کو یہ علم نہیں تھا کہ وہ فرشتہ ہے چنانچہ اسے دیکھتے ہی آپ نے رحمٰن خدا کی پناہ مانگی تھی۔ آپ کو یقین تھا کہ جو بیٹا عطا ہو گا وہ اللہ کی رحمانیت کے نتیجہ میں عطا ہو گا اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش خدا کی رحمانیت کا مظہر ہو گی۔

حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ تو شیطان کی عبادت نہ کر۔ شیطان وہ بدبخت چیز ہے جس نے رحمان کا انکار کیا ہے۔ اے میرے باپ مَیں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمٰن خدا سے عذاب پہنچے گا۔ حضور نے فرمایا کہ رحمٰن خدا سے عذاب کا پہنچنا عذاب کی بہت بھیانک شکل ہے۔ رحمٰن کی طرف سے کسی کو عذاب پہنچنے کا مطلب ہے کہ اس نے رحمٰن کے ہر تقاضے کا انکار کر دیا تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے مختلف آیات قرآنیہ کے حوالہ سے صفت رحمانیت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ شفاعت کا مضمون بھی رحمانیت سے تعلق رکھتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ رحمٰن خدا کے انکار کے نتیجہ میں دنیا پر بہت بڑی بڑی تباہیاں آنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں اپنی رحمانیت کے سایہ تلے رکھے۔

ہومیو پیتھی طریق علاج کے ذریعہ

خدمت خلق اور حیرت انگیز شفا کے

دلچسپ اور ایمان افروز واقعات

نمبر ۱۰

آپ کے تجربہ میں بھی ایسے غیر معمولی شفا کے ایمان افروز واقعات ہوں تو اپنے ملک کے امیر صاحب یا مبلغ سلسلہ کی تصدیق اور توسّط سے ہمیں بھجوائیں تا کہ وہ بھی الفضل کے ذریعہ ریکارڈ میں محفوظ ہو جائیں۔ (مدیر)

مکرم رانا سعید احمد خان صاحب انچارج شعبہ ہومیو پیتھک جرمنی نے بعض واقعات ہمیں بھجوائے ہیں جو ہدیہ قارئین ہیں:

☆...... مکرمہ شازیہ تنویر صاحب آف جرمنی لکھتی ہیں:۔

تقریباً تین سال قبل میں اپنی اس تکلیف کی وجہ سے بے حد پریشان تھی جو میرے چہرے کے بائیں جبڑے پر کان کے قریب بہت زیادہ سوجن سی ہو جایا کرتی تھی۔ درد اتنی شدید ہوتی تھی کہ مجھے بخار بھی ہو جایا کرتا تھا۔ شروع شروع میں یہ تکلیف بائیں جانب تھی پھر یہ دائیں جانب بھی ہونا شروع ہو گئی۔

جرمنی آنے سے پہلے مَیں نے پاکستان میں اس مرض کا بہت ہومیو اور ایلوپیتھی علاج کروایا لیکن اس علاج سے بھی عارضی افاقہ ہوا تھا۔ دوائی چھوڑنے پر پھر تکلیف شروع ہو جاتی تھی۔ پھر اگست ۱۹۹۸ء میں مَیں جرمنی آ گئی۔ مَیں نے یہاں کے ڈاکٹروں سے بھی اس مرض کا بہت علاج کروایا انہوں نے میرے بہت سے ٹیسٹ بھی لئے لیکن انہیں میری اس مرض کی کچھ سمجھ نہ آئی۔ بعض ڈاکٹروں نے تو آپریشن کا بھی کہا۔

آپریشن کا سن کر مَیں نے اپنی اس مرض کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں تفصیلی خط لکھا تو آپ نے مجھے رانا سعید احمد خان صاحب سے علاج کروانے کے لئے کہا۔ جنوری ۲۰۰۱ء میں مجھے یہ تکلیف پھر سے ہوئی تو مَیں نے مکرم رانا صاحب سے رابطہ کیا اور انہوں نے اس مرض کا ہومیو پیتھی سے علاج شروع کیا اور اس علاج سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری یہ تکلیف آہستہ آہستہ ختم ہو گئی ہے۔ پہلے تقریباً دو، تین ماہ بعد یہ تکلیف ہو جاتی تھی لیکن اب چھ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے خدا کا شکر ہے کہ مجھے دوبارہ یہ تکلیف نہیں ہوئی۔ اور مَیں خدا کے فضل سے بالکل ٹھیک ہوں۔ اس تکلیف کے لئے حسب ذیل نسخہ استعمال کیا گیا:۔

Merc Bin Iodide 30.

میری خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجھے آئندہ کبھی بھی یہ تکلیف دوبارہ نہ ہو اور خدا تعالیٰ اپنے خاص فضلوں سے مجھے ہمیشہ کے لئے اس مرض سے نجات دے دے۔ (آمین)

☆......☆......☆......☆

☆...... جرمنی سے ہی حسنہ یاسمین صاحبہ کو عرصہ دراز سے نزلہ زکام وغیرہ کی شدید تکلیف تھی اور ناک خراب ہو رہا تھا۔ کالی آیوڈائیڈ ۳۰ (Kali Iodode 30) کے استعمال سے خدا کے فضل سے غیر معمولی طور پر شفاء حاصل ہوئی۔

راہِ وفا

روشن ہیں جو سینوں میں عزائم کے شرارے
بھرتے ہی چلے جائیں گے ہر گام طرارے
بڑھتے ہی چلے جائیں گے ہمرنگِ صبا ہم
ہر گام ہے تائید خدا ساتھ ہمارے
کیا ہم کو ڈراتے ہو زمانے کی ہوا سے
اُڑتے ہوئے دیکھے ہیں بہت ہم نے شرارے
وہ خادم اسلام نہیں دشمنِ دیں ہے
جو دل میں اَنی جہل و تعصب کی اتارے
معلوم نہیں اُس کو کہ یہ طنز کے نشتر
مہمیز لگاتے ہیں ارادوں کو ہمارے
لب بستہ و خاموش ہیں غنچوں کی طرح ہم
اشکوں کی طرح بکھرے ہیں گو خواب ہمارے
لو اس کی ہی رکھتے ہیں نہاں خانۂ دل میں
جو چاندؔ تھا اور جس کے تھے اصحاب ستارے
ہے ہم کو یقیں غلبۂ دیں ہو کے رہے گا
طوفان سے ہی ابھریں گے اِک روز کنارے
جب تازہ کوئی زخم ملا راہ ِوفا میں
ہم جھک گئے سجدے میں وہیں شکر کے مارے
روشن کئے ہم مشعل جاں چلتے رہے ہیں
ظلمات کی یلغار سے ہمّت نہیں ہارے
صد شکر کہ تو نے ہمیں توفیق عطا کی
صدقے ترے اسلام کے جانوں سے اتارے
اب دُور نہیں منزلِ اُمّید ہماری
دیتے ہیں خبر صبح کی بجھتے ہوئے تارے
ثاقبؔ اُنہیں کو دیتے رہو سوزِ یقیں سے
بن جائیں گے اِک روز یہی اشک شرارے

(ثاقب زیروی)

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم "امانت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ ۵۰۰ روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ ۱۲۰۰ یتامیٰ کمیٹی کے زیر کفالت ہیں۔ (سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

بہائیت اور احمدیت

ایک تعارف ۔ ایک تجزیہ

(محمد اعظم اکسیر۔ ربوہ)

"انیسویں صدی تاریخ عالم کی ایک عجیب وغریب صدی تھی۔ اسی دور اضطراب میں دنیا کے تمام مروّج ادیان کے علماء ورہنما اپنی اپنی کتب مقدسہ کے موعود کی جلد آمد کے نہ صرف منتظر تھے بلکہ بڑی شدت سے بشارت دے رہے تھے"۔

(آفتاب تازہ صفحہ ۲)

بہائی شریعت "اقدس" کے اردو مترجم جناب سید محمد وارث ہمدانی ایڈووکیٹ کے ان الفاظ سے "موعود اقوام عالم" کے لئے شدتِ انتظار خوب عیاں ہے۔ اس پس منظر میں موصوف سمیت بہائی علماء بڑی بڑی کتب تیار کر کے ایک علمی کھیل یا دینی داؤ پیچ میں مصروف ہیں۔ اقوام عالم خصوصاً اسلامی دنیا کے لٹریچر سے بے شمار علامات اور نشانیوں کا ذخیرہ پیش کر کے کہتے ہیں کہ یہ نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں اس لئے ان کے دو لیڈر:

جناب مرزا سید علی محمد باب (۱۸۱۹ء۔۱۸۵۰ء) اور جناب مرزا حسین علی بہاء اللہ (۱۸۱۷ء۔۱۸۹۲ء) مہدی اور مسیح ہیں۔ حالانکہ پیش کردہ ذخیرہ کی روایات بالکل درست، مستند اور واقعاتی ہونے کے باوجود کسی کی صداقت پر دلیل نہیں ہو سکتیں جب تک وہ شخصیت خود ان تمام "پیش خبریوں" کے مصداق ہونے کا دعویٰ نہ کرے ورنہ وہی بات ہے کہ مدعی مفقود گواہ موجود!!

علمی مُغالطہ

ظہور علامات پر ان کا مصداق ہونے کا مدعی موجود نہ ہوتا تو بہائیوں کا یہ علمی مغالطہ کام کر جاتا مگر بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام (۱۸۳۵ء۔۱۹۰۸ء) کی طرف سے مطلوب دعویٰ بموجب وحیٔ الٰہی موجود ہے اور دینی تجربہ ومعیار کے مطابق واجب القبول۔ آج تک کسی دوسرے مدعی نے بموجب وحیٔ الٰہی آپؑ کے دعویٰ کی تردید نہیں کی لہٰذا بہائی حضرات کا یہ علمی مغالطہ یا دین کے نام پر داؤ پیچ اب نہیں چل سکتا۔

تحریک بہائیت

ایرانی شیعہ فرقہ شیخیہ کے بانی جناب احمد الاحسائی (۱۷۴۳ء۔۱۸۲۶ء) نے ذاتی مطالعۂ کتب و آثار سے محسوس کیا کہ ظہور موعود قریب ہے۔ اپنے وصی اور جانشین جناب سید کاظم رشتی (۱۷۹۳ء۔۱۸۴۳ء) کو تاکید کی اور انہیں تلاشِ موعود کا حکم دیا۔ بعض کو خصوصی مشن دے کر مختلف اطراف میں بھیجا۔ معتمد ترین متبع جناب مُلّا حسین بشروئی المعروف بابُ الباب شیراز گئے اور ۱۸۴۴ء میں جناب مرزا سید علی محمد بعمر پچیس سال سے ملے۔ رات بھر گفتگو رہی اور پچیس سالہ جوان علی محمد نے باب ہونے کا اعلان کرتے ہوئے اولین تائید کنندہ جناب مُلّا حسین بشروئی کو عام چرچا کرنے سے منع کر دیا۔ پھر بھی کچھ لوگوں نے قبول کرنا شروع کر دیا۔ ابتدائی قبول کرنے والے ۱۸۔ افراد کو حروفِ حیّ کا نام دیا گیا۔ دو سوتیلے بھائی جناب مرزا حسین علی بہاء اللہ اور جناب مرزا یحییٰ نوری صبح ازل حروفِ حیّ میں شامل نہیں لیکن جناب باب کے بعد دونوں غیر معمولی حیثیت اختیار کر گئے۔ بہرحال حکومت وقت نے جناب باب کو گرفتار کر کے دعویٰ کے ساتویں سال قتل کر دیا۔ ان کے متبعین پر بھی مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ جناب بہاء اللہ کو اذیت ناک، متعفن، تاریک قید خانہ سیاہ چال میں ڈال دیا گیا جہاں کی واردات قلبی کا تذکرہ لوح ابن ذئب میں بیان ہے۔ اسی قید و بند کے دوران جناب باب نے قرآن مجید اور دین اسلام کو منسوخ کرتے ہوئے نئی شریعت البیان اور دین بابی جاری کر دیا۔

جنابِ باب کے وصی و جانشین

جناب باب نے وصیت کر دی کہ انیس سالہ نوجوان مرزا یحییٰ نوری المعروف صبح ازل (۱۸۳۱ء۔۱۹۱۲ء) ان کے جانشین ہوں۔ چنانچہ اپنا قلم، قلمدان، کاغذات اور مُہر وغیرہ اہم چیزیں جناب صبح ازل کو بھیج دیں۔ جناب بہاء اللہ نے بھی آقائے کلیم کے ذریعے ایسی ہی ضروری اشیاء بانٹ کر صبح ازل کو دے دیں۔ بہائی علماء کے نزدیک جناب باب نے نہایت حکیمانہ قدم اٹھا کر اس وصیت کے ذریعہ جناب بہاء اللہ (۱۸۱۷ء۔۱۸۹۲ء) کو لوگوں کی نظروں سے بچالیا۔ گویا اصل جانشین جناب بہاء اللہ ہی ہیں۔ جانشینِ باب جناب صبح ازل اور جناب بہاء اللہ میں اختلاف رائے تھا جو روز افزوں رہا۔ آخر ۲۱/اپریل ۱۸۶۳ء کو بغداد کے باغ رضوان میں سیاہ چال کی واردات قلبی کا منطقی نتیجہ نکلا اور جناب بہاء اللہ نے اپنے ظہور کا اعلان کر دیا۔ ستمبر ۱۸۶۷ء میں سورۃ امر نازل کی جس سے مخالفت عروج کو پہنچی۔ اس دوران جناب بہاء اللہ کے ساتھی بہائی اور صبح ازل کے ساتھی ازلی کہلائے۔ کچھ لوگ دونوں سے الگ محض بابی رہے۔ جناب بہاء اللہ مَنْ یُظْهِرُهُ اللّٰه کے مدعی ہوئے۔ صبح ازل پہلے ہی اس لقب کو اختیار کر چکے تھے۔ بعض اور لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ غالباً سب سے پہلے جناب دیّان مرزا اسد اللہ خوئی نے دعویٰ کیا اور ان کے متبعین اسدی کہلائے۔ جناب دیّان کی مخالفت جناب بہاء اللہ اور جناب صبح ازل نے مل کر کی لیکن اس میں باہمی مخالفت اپنی جگہ بڑھتی رہی یہاں تک کہ جناب بہاء اللہ نے آخر کار صبح ازل پر دجّال ہونے کا فتویٰ صادر کر دیا۔

جناب بہاء اللّٰہ کے وصی و جانشین

جناب بہاء اللہ نے جناب باب کی شریعت البیان اور دین بابی کی جگہ اپنی شریعت اقدس اور دین بہائی نافذ کر دیا۔ کتاب عہدی کی صورت میں اپنے بعد جانشین کے بارہ میں وصیت چھوڑی کہ پہلے آپ کے فرزند اکبر جناب عباس آفندی المعروف عبد البہاء، پھر دوسرے فرزند جناب مرزا محمد علی جانشین ہونگے۔ جناب عبد البہاء (۱۸۴۴ء۔۱۹۲۱ء) کو غصنِ اعظم اور مرزا محمد علی کو غصنِ اکبر کا نام دیا گیا۔ دونوں سوتیلے بھائی تھے۔ اس وصیت پر مکمل عمل نہیں ہوا۔ جناب عبد البہاء نے اپنے بعد اپنے نواسے جناب شوقی آفندی (۱۸۹۷ء۔۱۹۵۷ء) کو جانشین نامزد کر دیا جو ولی امر اللہ کے لقب سے ملقب ہوئے۔ جناب عبد البہاء کی نرینہ اولاد نہیں تھی۔ اپنے والد کی وصیت کے خلاف سوتیلے بھائی کے اقدام پر جناب مرزا محمد علی غصن اکبر نے تو مشتعل ہونا ہی تھا بعض دیگر اہم بنیادی عمائدین بھی ان کے مؤید وہمنوا ہو گئے جیسے:

۱۔ جناب مرزا جواد، جنہیں جناب بہاء اللہ کی وصیت سب سے پہلے دیکھنے کا اعزاز ملا تھا۔

۲۔ اوّلین مبلغ امریکہ ڈاکٹر جارج خیر اللہ۔ بقول عبد البہاء جناب بہاء اللہ کے پطرس۔

۳۔ جناب خادم اللہ میرزا جانی کاشانی اور جناب حاجی عبد الکریم وغیرہ۔

دونوں فریق ایک دوسرے کے شدید مخالف تھے۔ جناب عبد البہاء کے متبعین کو مارقین اور جناب مرزا محمد علی کے پیروکاروں کو ناقضین کہا گیا۔ وہ خود کو موحدین کہتے تھے۔

پس منظر و پیش منظر

بانی بہائیت جناب بہاء اللہ کے پس منظر میں تین اہم نام ہیں:

(۱) جناب احمد احسائی، (۲) جناب سید کاظم رشتی، اور (۳) جناب مُلّا حسین بشروئی۔ ان میں سے کوئی صاحب وحی نہیں سمجھا جاتا نہ ہی انہوں نے اپنی بات کو وحی کا نام دیا۔ تینوں نے بالترتیب (۱) قرب ظہور، (۲) تلاش ظہور اور (۳) اعلان ظہور کی بات کی۔

☆...... پس منظر میں ایک اہم واقعہ ۱۸۴۸ء کی بدشت کانفرنس ہے۔ وہ بھی سراسر فکر انسانی کا نتیجہ تھی جس میں دو نکاتی ایجنڈا مد نظر تھا۔ جناب باب کی رہائی اور قرآن مجید کو منسوخ قرار دینا۔

☆...... پیش منظر کے لحاظ سے تین اہم نکات قابل توجہ ہیں:

(۱) جناب باب کی شریعت اور دین کو منسوخ کر دیا گیا۔ ان کی وصیت بسلسلہ جانشین ردّ کر دی گئی۔ معلوم نہیں جناب باب کی شریعت و وصیت رد کر دینے کے لائق تھیں یا ان کی منسوخی نادرست اقدام ہے؟

(۲) جناب سید کاظم رشتی کے جانشین رئیس فرقہ شیخیہ جناب حاجی عبد الکریم، جناب بہاء اللہ کے سخت مخالف تھے۔ اسی طرح دوسرے شیخی پیشوا جناب حاجی محیط کرمانی بھی جناب بہاء اللہ کے شدید مخالف تھے۔

(۳) جناب شوقی آفندی ولی امر اللہ بے اولاد تھے اور جانشینی کے بارے میں وصیت بھی نہ کر سکے۔ ۱۹۵۷ء میں فوت ہوئے تو بہائیت شخصی قیادت سے محروم ہو گئی۔ وحیٔ الٰہی پہلے ہی نہیں تھی اس طرح دین اور دینی تحریک کے ان دو بنیادی عناصر کے فقدان سے تحریک بہائیت کی دینی شناخت اور بقاء ختم ہو گی۔ چنانچہ اور کچھ بھی ہو یہ تحریک دین بہرحال نہیں ہے۔

بہائی قوانین و مَصادرِ قوانین

بابی اور بہائی قوانین کا منبع و مصدر بھی شریعت ہے۔ اس سلسلہ میں تین اہم کڑیوں کا مختصر ذکر حسب ذیل ہے:

(۱) جناب باب نے قید ماکو کے دوران البیان تصنیف کی جو نامکمل رہی۔ ارادہ تھا کہ اس میں ۱۹ حصے ہونگے اور ہر حصے کے ۱۹ ابواب ترتیب دئے جائیں گے مگر مکمل صرف آٹھ حصے لکھے جا سکے۔ بعد میں جناب بہاء اللہ نے اسے منسوخ کر دیا۔

(۲) جناب باب کے وصی اور جانشین جناب مرزا یحییٰ صبح ازل نے خود کو مَنْ یُظْهِرُهُ اللّٰه اور مصدرِ امر قرار دیتے ہوئے نئی شریعت المستیقظ نام سے لکھی۔ (صبح ازل کی علاوہ ازیں متعدد کتب ہیں جیسے آثار ازلیہ، احکام بیان، الواح ازل، صحائف ازل، ریاض المہتدین، کتاب الحیٰوۃ، کتاب نور، اور لمعات ازل وغیرہ)۔

(۳) جناب بہاء اللہ نے اپنی اسیری کے دوران اقدس لکھ کر پہلی شرائع کو منسوخ کر دیا۔ بابی، بہائی اور ازلی شریعتوں کے وجود میں آنے کا زمانہ بہت محدود ہے۔ اس سلسلہ میں یہ ایک حوالہ دلچسپ ہے۔

ایک ہزار سال سے پہلے دعویٰ

جناب بہاء اللہ لکھتے ہیں:

"پورے ایک ہزار سال گزرنے سے پہلے جو شخص اللہ تعالیٰ سے براہ راست وحی پانے کا مدعی ہو وہ یقیناً کذاب اور مفتری ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اسے اس دعویٰ سے باز آنے اور اسے ردّ کرنے کی توفیق بخشے۔ اگر وہ توبہ کرے تو بلاشبہ اللہ اسے معاف کر دے گا۔ تاہم اگر وہ اپنی غلطی پر اصرار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ یقیناً ایسا شخص مبعوث کر دے گا جو اس پر رحم نہیں کرے گا۔ یقیناً وہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ جو شخص اس آیت کی تاویل کرتا ہے یا ظاہری معانی کے علاوہ اس کی کوئی تفسیر کرتا ہے وہ روح الٰہی سے اور اس کی رحمت سے محروم ہے جو تمام عالمین کو محیط ہے۔ اللہ سے ڈرو اور اپنے لغو اوہام کی پیروی نہ کرو بلکہ اس کی پیروی کرو

جس کا تمہارا غالب و حکیم خدا حکم دے رہا ہے۔بہت جلد اکثر ممالک سے شور و غوغا بلند ہوگا۔اے میری قوم،ان سے اجتناب اختیار کرو اور کسی فاجر و لئیم کی پیروی نہ کرو۔یہ وہی بات ہے جس سے ہم نے تمہیں اس وقت پہلے ہی خبردار کردیا تھا جب ہم عراق میں مقیم تھے۔اس کے بعد ارض سر میں تھے اور اب ہم اس منظر منیر سے کر رہے ہیں"۔

(اقدس آیت نمبر ۳۷ عربی حصہ صفحہ ۳۴ اردو ترجمہ صفحہ ۳۶ از جناب محمد وارث ہمدانی)

اس حکم سے جناب بہاء اللہ صبح ازل کو نئی شریعت جلد بنانے پر کذاب اور مفتری قرار دیتے ہیں مگر اقدس نام سے نئی شریعت ہزار سال گزرنے سے پہلے لکھ کر خود بھی اسی حکم کی زد میں آ کر کذاب اور مفتری بن رہے ہیں۔

بہائی تصوّرِ وحی اور جبرائیلؑ

بہائی تصور وحی معروف طریق وحی سے بالکل مختلف ہے۔معروف طریق کے مطابق جبرائیلؑ اللہ سے وحی لاتے ہیں لیکن بہائی تصور کے مطابق وحی باہر سے آنے والی چیز نہیں جو جبرائیل یا کوئی اور فرشتہ لائے بلکہ یہ اندر سے باہر آنے والی چیز ہے۔اقدس کے مترجم جناب سید محمد وارث ہمدانی ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی نے اپنے جسم کے وزن سے زیادہ وزن میں بہائیت کی تائید و تصدیق میں کتب تالیف کی ہیں۔آپ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

"شاعر کے ذہن میں شعر آتا ہے،مصور کے ذہن میں تصویر کا تصور ابھرتا ہے،مجسمہ ساز کے ذہن میں بھی تصور آتا ہے،ایک موم بتی بھی روشنی دیتی ہے اور سورج بھی روشنی دیتا ہے مگر موم بتی کی سورج کی عظمت سے کیا نسبت؟ اسی طرح شاعر اور مصور کے خیال کو پیغمبر کے خیال سے جو کہ وحی الٰہی ہے کیا نسبت؟ یہ کہنا کہ جبرائیل بولتے تھے اور رسول پاک ﷺ لکھتے تھے،میں ایسا نہیں سمجھتا۔نہ خدا فرشتوں کا محتاج ہے نہ رسول پاک خدا سے اتنی دور تھے کہ کسی واسطے کی ضرورت پڑتی"۔

(ماہنامہ "نفحات" لاہور۔اکتوبر ۲۰۰۰ء صفحہ ۱۹)

اس بہائی تصور وحی کے مطابق بیت العدل اعظم کی نو رکنی انتظامیہ کو ہیئت معصومہ کا نام دے کر بہائی حضرات جبرائیل اور دیگر فرشتوں سے بے نیاز ہو چکے ہیں!!

احمدیت اور بہائیت

احمدیت،اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے یعنی احمدیت حقیقی اسلام کو پیش کرتی ہے جبکہ بہائیت اسلام کو منسوخ کرتی ہے۔

بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقائد کا نمونہ حسب ذیل ہے جو بہائی نظریہ کے قطعی برعکس ہے:

(۱)......دین "مجھے دکھلایا گیا اور بتلایا گیا اور سمجھایا گیا ہے کہ دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے"۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۷)

(۲)......رسول "سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبیؐ کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ"۔(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

(۳)......شریعت۔ "تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔کوئی بھی اب تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی"۔(ایضاً صفحہ ۲۴)

(۴)......وحی والہام۔ "اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی تنسیخ یا کسی ایک حکم کا تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو"۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۰)

(۵)......دعویٰ مہدویت و مسیحیت۔

"مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ہے ان دونوں ناموں سے رسول اللہ ﷺ نے مجھے مشرف فرمایا ہے اور پھر خدا نے اپنے بلاواسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا اور پھر زمانہ کی حالت موجودہ نے تقاضا کیا کہ یہی میرا نام ہو"۔(اربعین حصہ اول صفحہ ۲)

(۶)......نشان نمائی۔ "خدا تعالیٰ اس زمانہ میں بھی اسلام کی تائید میں بڑے بڑے نشان ظاہر کرتا ہے اور جیسا کہ اس بارے میں میں خود صاحب تجربہ ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں اور اس بات کا بالمقابل امتحان ہو کہ کس کو خدا غیب کی خبریں دیتا ہے اور کس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور کس کے لئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی غالب رہوں گا۔کیا کوئی ہے کہ اس امتحان میں میرے مقابل پر آوے۔ہزارہا نشان خدا نے محض اس لئے مجھے دیئے ہیں کہ تا دشمن معلوم کرے کہ دین اسلام سچا ہے۔میں اپنی کوئی عزت نہیں چاہتا بلکہ اس کی عزت چاہتا ہوں جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں"۔(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۱)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور جناب بہاء اللہ کے دعویٰ میں فرق

جناب بہاء اللہ کا دعویٰ نبی اور رسول ہونے کا ہرگز نہیں ہے۔اپنے سے پہلے کے تمام ادیان کے انبیاء و مرسلین سے قطعی الگ نوعیت کا دعویٰ رکھنے والے جناب بہاء اللہ کے مقابلے میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی،مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ بالکل انبیاء سابق سے ہم آہنگ ہے۔آپؑ فرماتے ہیں:

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا،پھر اسحاقؑ اور اسماعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیح ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی ﷺ سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا"۔

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۰)

عقائد اور دعویٰ کی نوعیت میں واضح فرق سے حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔پھر بھی اطمینان کا طریق فیصلہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ خدا کے حضور دعا کو بیان کرتے ہیں جس سے قادر خدا اپنے منشاء اپنے بندے پر ظاہر فرما دیتا ہے۔چنانچہ احمدیت میں داخل ہونے والے ہزاروں بندگان خدا کی روحانی کہکشاں اس بات پر گواہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے پوچھنے والوں پر حقیقت حال کھول دی جیسا کہ ایک الہام میں تھا: "یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ"۔یعنی تیری مدد وہ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے۔

احمدیت کا پس منظر و پیش منظر

بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے پہلے خدا کے پیاروں نے خدا سے علم پا کر آپؑ کے متعلق بشارتیں دیں۔بطور نمونہ نہایت مختصر ذکر حسب ذیل ہے:

☆......حضرت پیر صاحب کوٹھہ شریف متوفی ۱۲۹۴ھ (صوبہ سرحد) نے اپنے مریدوں کے سامنے فرمایا کہ مہدی پیدا ہو گیا ہے اس کی زبان پنجابی ہے۔

مولوی حمید اللہ صاحب ملّاسوات نے بیان کیا کہ:

"میں بحکم آیت ﴿وَلَا تَکْتُمُوا الشَّھَادَۃَ وَمَنْ یَّکْتُمْھَا فَاِنَّہٗ اٰثِمٌ قَلْبُہٗ﴾ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں کہ حضرت صاحب کوٹھے والے نے اپنی وفات سے ایک دو سال پہلے یعنی ۱۲۹۲ھ یا ۱۲۹۳ھ میں اپنے خواص میں بیٹھے ہوئے تھے ناگہاں مہدیٔ معہود کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے افغانی زبان میں فرمایا:

"چہ مہدی پیدا شوئے دے او وقت دے ظہور ندے"۔کہ مہدی پیدا ہو گیا ہے لیکن ابھی ظاہر نہیں ہوا۔

☆......ایک خدا رسیدہ مجذوب گلاب شاہ موضع جمال پور ضلع لدھیانہ کے مرید بزرگ کریم بخش نے بیان کیا کہ (قریباً ۱۸۵۵ء میں) مجذوب گلاب شاہ نے خبر دی تھی کہ عیسیٰ جو آنے والا تھا وہ پیدا ہو گیا ہے اور قادیان میں ہے اور فرمایا کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو تو دیکھے گا کہ مولوی کیسا شور مچائیں گے۔

☆......ایک بزرگ پیر صاحب العلم (یعنی پیر صاحب جھنڈا رو) آف صوبہ سندھ نے ۱۸۹۳ء میں بطور خاص دعا کی تو تین دفعہ آنحضرت ﷺ نے جنہوں نے مسیح و مہدی کی خبر دی تھی،تصدیق فرمائی کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی منجانب اللہ صادق ہیں:ھُوَ صَادِقٌ،ھُوَ صَادِقٌ،ھُوَ صَادِقٌ۔

اس روحانی پس منظر کے ساتھ پیش منظر کا خلاصہ یوں ہے کہ اپنی وفات سے تین سال پہلے ۱۹۰۵ء میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا سے علم پا کر الوصیت لکھی اور اس میں بشارت دی کہ میری وفات پر خدا دوسری قدرت کو ظاہر فرمائے گا اور خلافت راشدہ کی طرح سلسلہ خلافت احمدیہ شروع ہو جائے گا جو قیامت تک رہے گا۔اس کے ذریعہ مسیح و مہدی کا مشن تکمیل پذیر ہوگا۔چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اب یہ نظام آسمانی نہایت مضبوطی کے ساتھ ساری دنیا پر سایہ فگن ہے:

۱۔حضرت الحاج حکیم مولوی نور الدین
خلیفۃ المسیح الاول (۱۹۰۸ء تا ۱۹۱۴ء)

۲۔حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ
خلیفۃ المسیح الثانی (۱۹۱۴ء تا ۱۹۶۵ء)

۳۔حضرت حافظ مرزا ناصر احمدؒ
خلیفۃ المسیح الثالث (۱۹۶۵ء تا ۱۹۸۲ء)

۴۔حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلیفۃ المسیح الرابع (۱۹۸۲ء۔)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ بشارات الٰہیہ کے مطابق ساری باتیں پوری ہو رہی ہیں اور پوری ہوتی جا رہی ہیں۔ہر سال کروڑوں بندگان خدا احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں جن کے لئے جلسہ سالانہ،مجلس شوریٰ،ذیلی تنظیمیں،نظام بیت المال وغیرہ تمام انتظامی اور علمی و روحانی ادارے ملکی اور لوکل سطح پر جامع رنگ میں موجود ہیں۔ایم ٹی اے کی نشریات دن رات ساری جماعت عالمگیر کی سیرابی و شادابی کا سامان ہے۔

مجاز دینی اتھارٹی

تمام دنیا اور جملہ اقوام و ملل کے دینی تجربہ کے عین مطابق بموجب وحی الٰہی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود ہیں اور آپ کے بعد بھی دینی تجربہ کے مطابق خلافت حقہ کا نظام قائم ہو چکا ہے جبکہ بہائیت اپنے پس منظر و پیش منظر کے لحاظ سے مسلّمہ دینی تجربہ سے قطعی مختلف ہے۔درحقیقت وحی الٰہی کی معروف شکل اور شخصی قیادت و رہنمائی سے محروم بہائیت ہر مذہب و قوم میں الگ الگ رنگ لئے نظر آتی ہے۔اسے دین و مذہب کی بجائے ایک متلون مزاج تحریک کہنا حقائق سے زیادہ قریب ہے۔

اس صورت احوال واقعی کے باوجود اگر جناب بہاء اللہ اپنی تحریک کو دین کہنے پر مصر ہوں تو ہرگز صادق نہیں ہیں۔ساری گفتگو کا خلاصہ خدا کی طرف سے تائید یافتہ خلیفہ برحق جو دینی لحاظ سے بہرحال مجاز اتھارٹی ہیں یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں پیش کیا جا سکتا ہے۔یہ الفاظ آپ نے بحیثیت خلیفۃ المسیح الثانی ۱۹۲۱ء میں ایک طویل سنجیدہ تحقیق اور دعا کے بعد فیصلہ کن انداز میں استعمال فرمائے کہ:

"مجھے یقین ہے اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ بہاء اللہ کذّاب ہے اور حضرت مسیح موعودؑ خدا تعالیٰ کے سچے نبی ہیں"۔(انوار العلوم جلد ۸ صفحہ ۳۹)

خطبہ جمعہ

جو شخص اپنی نجات چاہتا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غلامی کا تعلق پیدا کرے

جب انسان فرشتوں کی تحریک پر نیکی اختیار کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ اس دعا کو قبول فرمالیتا ہے کیونکہ وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے

(مختلف آیات قرآنیہ کے حوالہ سے صفت رحیمیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ اور آیات میں مذکور اہم مضامین و مسائل کی نہایت پرمعارف تشریح)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۵؍جون ۲۰۰۱ء ۱۵؍احسان ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم– صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ. اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا. لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ. وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (سورۃ الاحزاب آیات ۷۳-۷۴)

سورۃ الاحزاب کی یہ ۷۳ ویں اور ۷۴ ویں آیتیں ہیں۔ ان کا سادہ ترجمہ یہ ہے: یقیناً ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے جبکہ انسانِ کامل نے اسے اٹھالیا۔ یقیناً وہ (اپنی ذات پر) بہت ظلم کرنے والا (اور اس ذمہ داری کے عواقب کی) بالکل پرواہ نہ کرنے والا تھا۔ تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور تاکہ اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہ جو صفات باری تعالیٰ کا مضمون جاری ہے یہ ایک لامتناہی سمندر ہے۔ اس میں جتنا بھی سفر کرتے چلے جائیں کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور مجھے یہ موقع مل رہا ہے کہ اس مضمون کے حوالہ سے قرآن کریم کا مختصر درس دیتا چلا جاؤں اور بہت سے مسائل جو لوگوں کے ذہن میں نہیں ہوتے وہ اس مضمون کے حوالہ سے مختصراً کچھ ان پر ظاہر کر دوں۔ اس سلسلہ میں امانت کے لفظ کے تعلق میں سب سے پہلے مَیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں:

"دراصل امانت اور اسلام کی حقیقت ایک ہی ہے"۔ یعنی اسلام ہو یا امانت کہہ لو، دراصل ایک ہی چیز ہے۔ تو اسلام کو پیش کیا تھا جس سے دنیا کے بڑے بڑے پہاڑوں کے برابر انسانوں نے بھی خوف محسوس کیا۔ "اور امانت اور اسلام دراصل محمود چیز ہے"۔ اب یہ بھی ایک بہت خوبصورت نکتہ ہے کہ اسلام اور امانت دونوں ہی جب ایک ہی چیز کے دو نام ہیں تو یہ ایک محبوب چیز یعنی خوبصورت چیز ہیں اس سے ڈرانے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ اس میں کوئی خوف کا پہلو نہیں ہے بلکہ بڑے شوق کے ساتھ انسان اس امانت کو اٹھا سکتا ہے لیکن ﴿ظَلُوْمًا جَهُوْلًا﴾ وہ اپنے نفس کے اوپر ظلم کرنے والا اور عواقب سے بے خبر ہے۔

ان دو چیزوں کو جب جوڑیں تو بالکل صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے سے مراد یہ نہیں ہے کہ گناہوں میں ملوث بلکہ گناہوں سے باز رکھنے میں اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہو اور اپنے نفس پر سختی کے نتیجہ میں جو بھی عواقب ہوں ان سے بے پرواہ ہو جائے۔ پس فرماتے ہیں: "پس جس نے ایک محمود اور پسندیدہ چیز کو قبول کر لیا اور خدا تعالیٰ کے حکم سے منہ نہ پھیرا اور اس کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم رکھا، وہ لائق مذمت کیوں ٹھہرے۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس آیت کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ. وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ یعنی انسان نے جو امانت کو قبول کر لیا اور عملاً اس کے پابند نہیں ہوئے وہ معذب ہوں اور مومنین اور مومنات جنہوں نے امانت کو قبول کر کے عملاً پابندی بھی اختیار کی وہ موردِ رحمت الٰہی ہوں۔ یہ آیت بھی صاف اور صریح طور پر بول رہی ہے کہ آیت موصوفہ میں ظلوم و جہول سے مراد مومن ہیں"۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دیگر فقہاء کا اور علماء کا تفصیلی ذکر فرماتے ہیں جو کہ اس تفصیل کو میں نے یہاں چھوڑ دیا ہے۔ اختصار کے ساتھ اتنا کافی ہے۔ "ماسوا اس کے اس معنے کے کرنے میں یہ عاجز منفرد نہیں۔" یعنی یہ جو ظلوم اور جہول کا مَیں نے معنی لیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ خدا کی خاطر اپنے نفس پر ظلم کرنے والا اور خدا کی خاطر ظلم کے نتیجہ میں عواقب سے بے خبر و بے پرواہ ہونے والا۔ فرماتے ہیں: "چنانچہ منجملہ ان کے صاحب فتوحات مکیّہ ہیں"۔ منجملہ ان کے یعنی بہت سے محقق اور فضلاء نے جو زبان کے ماہر ہیں ان میں سے ایک فتوحات مکیہ کے لکھنے والے بھی ہیں۔ "جو اہل زبان بھی ہیں وہ اپنی کتاب تفسیر میں جو مصر کے چھاپہ میں چھپ کر شائع ہوئی ہے یہی معنے کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے زیر تفسیر آیت ﴿وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا﴾ یہی معنی لکھے ہیں کہ یہ ظلوم و جہول مقام مدح میں ہے"۔ یعنی ظلم کرنے والا دوسروں پر نہیں بلکہ اپنے نفس پر۔ اور جہول اس نفس پر ظلم کرنے کے نتیجہ میں جو بھی اس کے عواقب ہوں اس سے بے پرواہ ہو جائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں: "ہم نے اپنی امانت کو جو امانت کی طرح واپس دینی چاہئے تمام زمین و آسمان کی مخلوق پر پیش کیا۔ پس سب نے اس امانت کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈرے کہ امانت کے لینے سے کوئی خرابی پیدا نہ ہو مگر انسان نے اس امانت کو اپنے سر پر اٹھا لیا کیونکہ وہ ظلوم اور جہول تھا۔ یہ دونوں لفظ انسان کے محل مدح میں ہیں، نہ محل مذمت میں"۔ یعنی تعریف کے لئے استعمال ہوئے ہیں مذمت کے لئے نہیں۔ "اور ان کے معنے یہ ہیں کہ انسان کی فطرت میں ایک صفت تھی کہ وہ خدا کے لئے اپنے نفس پر ظلم اور سختی کر سکتا تھا اور ایسا خدا تعالیٰ کی طرف جھک سکتا تھا کہ اپنے نفس کو فراموش کر دے اس لئے اس نے منظور کیا کہ اپنے تمام وجود کو امانت کی طرح پاوے اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کر دے"۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۳۹)

اس ضمن میں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ الانسان سے مراد مومن بھی ہے اور گزشتہ انبیاء بھی ہونگے۔ لیکن اصل انسان سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں کیونکہ جو امانت آپؐ نے اٹھائی وہ قرآن کی امانت تھی اور قرآن کی امانت کو اٹھانے والا محل مذمت میں بہرحال نہیں ہو سکتا۔ اس نے بہت بڑا بوجھ اپنے سینہ پر اٹھا لیا ہے۔ یہ مفہوم ہے اس آیت کا۔ تو انسان سے مراد انسانِ کامل ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ آپؐ نے اس امانت کا حق ادا کرنے میں ہر قسم کی سختی قرآن کریم کا پیغام پہنچانے کے لئے برداشت کی۔ فتح مکہ سے پہلے بھی مکی زندگی میں بھی اور مدنی زندگی میں بھی اور کبھی کسی مقام میں کوئی خوف محسوس نہیں کیا۔ مگر خدا تعالیٰ کا پیغام بڑی جرأت کے ساتھ جو بطور امانت آپ کے دل پر نازل ہوا تھا آپؐ پیش کرتے رہے۔ پس محل مدح میں ہونے کے لحاظ سے انسان کامل سے میں یہ مراد لیتا ہوں کہ یہاں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔

اب ایک اور آیت ہے جس میں غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ کا آخر پر ذکر آتا ہے۔ وہ ہے ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِیْۤ اٰتَیْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَیْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِیْ هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ . قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْهِمْ فِیْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ لِكَیْلَا یَكُوْنَ عَلَیْكَ حَرَجٌ . وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾ یہ ایک ہی آیت ہے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۱۔ اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے: اے نبی! یقیناً ہم نے تجھ پر تیری وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جن کے مہر تو اُنہیں دے چکا ہے اور وہ عورتیں بھی جو تیرے زیرِ نگیں ہیں یعنی جو اللہ نے تجھے غنیمت کے طور پر عطا کی ہیں اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے اور ہر مومن عورت اگر وہ اپنے آپ کو نبی کے حضور پیش کر دے بشرطیکہ نبی یہ پسند کرے کہ اس سے نکاح کرے۔ (یہ) مومنوں سے الگ خالصۃً تیرے لئے ہے۔ ہمیں علم ہے جو ہم نے ان کی بیویوں کے بارہ میں اور ان کے زیرِ نگیں عورتوں کے بارہ میں ان پر فرض کیا ہے۔ (یہ واضح کیا جا رہا ہے) تاکہ تجھ پر (اُن کے خیال سے) کوئی تنگی نہ رہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کا مفہوم مَیں آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اجازت تھی بیک وقت نو بیویاں تک رکھیں اور صحابہ کو اجازت تھی کہ چار بیویوں سے زیادہ نہیں رکھنی اور چار بیویوں کا دستور بھی ایسا تھا کہ ہر صحابی کو یہ طاقت ہی نہیں تھی۔ اکثر تو ایک بیوی کو سنبھالنا بھی مشکل سمجھتے تھے۔ تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کر کے جو فرمایا گیا ہے تاکہ تجھے حرج محسوس نہ ہو اس کی بنیادی وجہ آپ کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سارے عرب کے دلوں کو فتح کرنے کے لئے آئے تھے اور دلوں کو فتح کرنے کے دو طریق تھے۔ ایک تو وہ روحانی طریق تھا کہ آپ بے حد رحمان اور رحیم اور شفقت کرنے والے اور بہت زیادہ اُن کی خاطر دکھ اٹھانے والے تھے جس کے نتیجہ میں از خود دلوں نے بہر حال فتح ہونا تھا۔ لیکن ان کے دلوں کو فتح کرنا جو بہت سخت دل قوم تھی یہ کوئی آسان کام نہیں تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تو ان کے لئے نرم بھی ہو جاتا تب بھی ناممکن تھا کہ تو ان سخت دلوں پر قبضہ کر لیتا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کر لے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو عربوں کے دل فتح فرمائے اس میں خالصۃً خدا تعالیٰ کی خاص مہربانی ہے جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کو یہ موقع عطا ہوا۔

اب دوسری بات ہے قبائل کو جوڑنا۔ تو عرب قبائل میں یہ دستور تھا کہ جن کی بیٹیاں کسی کے ہاں چلی جائیں وہ اس کے مطیع ہو جاتے تھے اور برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ جہاں ان کی بیٹی گئی ہے اس کے اوپر وہ زیادتی کریں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو زیادہ بیویوں کی اجازت اس لئے ملی کہ آپؐ نے بہت سے قبائل سے بیٹیاں لینی تھیں اور ان قبائل کو اکٹھا جوڑنا تھا اور یہ جو مستشرقین بیہودہ بات کرتے ہیں کہ اس میں آنحضرت ﷺ کی نفسانیت کا دخل تھا یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ آیات جو نازل ہوئی ہیں یہ مدینہ میں آخر پر نازل ہوئی ہیں اور آنحضرت ﷺ تو اپنے سے بہت بڑی عمر کی بیوہ سے شادی کر چکے تھے اور بڑی محبت سے اس پیمانِ وفا کو آپؐ نے نبھایا۔ اگر کوئی نفسانیت ہوتی تو وہ عمر تھی یعنی مکی زندگی کی جس میں آپ کو شادیاں کرنی چاہئے تھیں مگر آپؐ نے کوئی شادی نہیں کی۔ پس مدنی زندگی میں آنحضرت ﷺ کا شادیاں کرنا یہ ایک دلیل ہے اس بات کی کہ رسول اللہ ﷺ کی نفسانیت کا اس میں کوئی دخل نہیں تھا اس وقت تو آپ بوڑھے ہو چکے تھے جبکہ آپ کو اجازت ملی ہے۔ پس اس اجازت سے جو مستشرقین ناجائز نتیجہ نکالتے ہیں یہ بالکل ظلم اور سراسر زیادتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی پاک ذات پر اس قسم کے الزامات لگائے جا سکتے ہی نہیں۔

اب مَیں حضرت امام بخاریؒ کی کتاب صحیح بخاری سے کتاب التفسیر سے اس آیت کریمہ سے متعلق حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول بیان کرتا ہوں۔ حدیث وہ ہوتی ہے جس کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا جائے۔ اَثَر وہ ہوتا ہے جس میں کوئی بزرگ صحابی اپنی طرف سے آنحضرت ﷺ کے مزاج کو سمجھتے ہوئے آپؐ کے متعلق کوئی بات کرے۔ تو یہ حضرت ابن عباسؓ کا اثر ہے یعنی حدیث رسول اللہ ﷺ سے مروی نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق آپ کے ایک بزرگ صحابی کی حدیث مروی ہے۔

حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا کہ قرآن کریم میں بعض ایسے امور ہیں جن کی مجھے سمجھ نہیں آتی .... اور مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا ذکر کیا۔ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا، كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا، كَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا۔ اس نے حضرت ابن عباس سے عرض کیا کہ سمجھ یہ نہیں آتی کہ اس میں ماضی کا صیغہ استعمال ہوا ہے گویا خدا کسی زمانہ میں غفور رحیم تھا اب نہیں رہا، گویا خدا کسی زمانہ میں غالب، عزت والا تھا اب نہیں رہا، گویا کسی زمانہ میں بہت سننے والا تھا اور بہت دیکھنے والا تھا لیکن اب نہیں رہا۔ كَانَ سے اس نے یہ مفہوم نکالا۔ حضرت ابن عباسؓ نے اس پر فرمایا یہاں كَانَ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ کی یہ صفات ازل سے ہیں یعنی یہ خیال دل سے نکال دو کہ اَب وہ غفور رحیم ہوا ہے۔ یہ مراد ہے کہ ہمیشہ ہمیش سے وہ غفور رحیم ہے اور جو ہمیشہ سے غفور رحیم ہے وہ آئندہ بھی ہمیشہ غفور رحیم رہے گا۔ یہ عمدہ تفسیر حضرت ابن عباسؓ نے کی اس لئے اس کو ہم اَثَر کہتے ہیں۔ یعنی اپنی طرف سے یہ تفسیر کی جو بالکل درست تھی۔

ایک اور آیت سورۃ الاحزاب ہی سے ہے ساٹھویں آیت ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ . ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ . وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾۔ اے نبی! تُو اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی چادروں کو اپنے اوپر جھکا دیا کریں۔ یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور انہیں تکلیف نہ دی جائے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یہاں بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا اس لئے ہے کہ وہ بھی بار بار تکلیف دیتے تھے آنحضور ﷺ کو اور مسلمان خواتین کو اور اس کے باوجود خدا ان سے پردہ پوشی کرتا تھا اور بخش دیتا تھا اور پھر انہی میں سے اسلام پر جانیں فدا کرنے والے بھی پیدا ہو گئے۔ ﴿رَحِیْمًا﴾ سے مراد ہے بار بار رحم کرنے والا، بار بار موقع دینے والا اور بار بار ان سے رحمت کا سلوک کرنے والا۔

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی ایک تفسیر مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ بہت ہی لطیف تفسیریں ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمائی ہیں۔ ''ان آیات کا مطلب اور قصہ یہ ہے کہ مدینہ کے بعض بدمعاش، مسلمان عورتوں کو چھیڑتے تھے اور عورتوں کو دُکھ دے کر اُن کے متعلق لوگوں کو تکلیف پہنچاتے تھے۔ چونکہ بظاہر مومن ہونے کے مدّعی تھے، اس لئے جب پکڑے جاتے تو عذر کر دیتے کہ اس کو ہم نے پہچانا نہیں۔ اسی واسطے یہ نشان لگایا گیا۔ غور کرو۔ یہ کلمہ قرآن کریم کا ﴿اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ﴾ اور ما قبل کی آیت کس صفائی سے بتاتی ہے کہ بڑی چادر ایک نشان تھا اور ان سے واضح ہوتا تھا کہ ایک شرارت کی بندش اسلام نے کی ہے۔ اس لئے اُس نشان کے بعد فرمایا کہ اب بھی اگر شریر شرارت سے باز نہ آئے تو ہم ان کو خوفناک سزائیں دیں گے۔ افسوس ایسے نشانوں اور سچی باتوں پر اعتراض کیا جاتا ہے''۔

(نورالدین۔ طبع ثالث۔ صفحہ ۲۲۲)

کیا اعتراض کیا جاتا ہے اس کی تفصیل تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے نہیں لکھی مگر یہ اعتراض اور اعتراضوں میں سے ایک تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان لوگوں پر جنہوں نے مسلمان عورتوں پر ظلم کیا ہو، بہت سختی کی ہے اور ان کو مدینہ سے نکال دینے کی دھمکی بھی دی ہے اور اس کے بعد خدا تعالیٰ کے عذاب کی تنبیہ بھی کی ہے کہ اس کے علاوہ یہ عذاب بھی تم پر نازل ہوگا۔ اس اعتراض کے جواب کے طور پر یہ آیت کریمہ ہے کہ دیکھو تم لوگ ظلم میں حد سے بڑھ گئے ہو۔ صرف نبی کی بیویوں پر ہی ظلم نہیں کرتے بلکہ عام

Earlisfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

LONDON MONEY EXCHANGE

پاکستان بھر میں رقم بھجوائیں۔ بہترین ریٹ کے لئے تشریف لائیں
یا رقم ہمارے بینک میں جمع کروائیں اور رقم پاکستان میں وصول کریں

رابطہ: مبشر احمد صدیقی

270 Ilford Lane, Ilford, Essex 1G1 2SD

Tel:020 8478 2223 Mobile: 07968 775401

مسلمان عورتوں پر بھی ظلم کرتے ہو اور بعد میں بہانہ بنا لیتے ہو کہ ہمیں تو پتہ نہیں تھا کہ یہ کون ہے۔ ہم سمجھتے تھے مدینہ کی کوئی عورت ہے یعنی یہودیا مشرک عورت بھی ہو سکتی ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ اب واضح طور پر ان کی نشانی یہ کر دی گئی ہے کہ یہ اوڑھنیاں اوڑھا کریں گی جس طرح گھونگھٹ نکال کے چلتی ہیں خواتین، اس طرح یہ بھی گھونگھٹ لیا کریں گی اور اب تمہیں ان کو پہچاننے میں کہ یہ کون ہیں، یہ مسلمان خواتین ہیں کوئی دقت نہیں ہونی چاہئے۔ اگر اس کے باوجود بھی تم نے شرارت کی تو پھر بہت سختی سے تم سے نپٹا جائے گا لیکن یاد رکھو کہ اس سب ظلم کے باوجود جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت امام اپنی کتاب صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں اس آیت کریمہ کے تحت یہ حدیث بیان فرماتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین میں سے بعض لوگ جو کثرت سے قتل وغارت اور زنا وغیرہ کے مرتکب رہ چکے تھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس طرف بلاتے ہیں وہ بہت خوب ہے۔ کاش کہ آپؐ ہمیں یہ بتادیں کہ ہم جو کچھ کر چکے ہیں اس کا کوئی کفارہ ہے بھی کہ نہیں۔ اس پر آیت ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ﴾ نازل ہوئی اور آیت ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ نازل ہوئیں۔

(بخاری کتاب التفسیر)

حضرت امام بخاریؒ نے اپنی کتاب صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں اس آیت کریمہ کے تحت یہ حدیث درج فرمائی ہے۔ حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں کہ حضرت علاء بن زیاد لوگوں کو دوزخ کے بارہ میں وعظ کر رہے تھے۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ آپ لوگوں میں مایوسی کیوں پھیلاتے ہو یعنی اتنا سختی سے دوزخ کی دھمکیاں دے رہے ہیں کہ سب لوگ مایوس ہو جائیں گے کہ ہم تو نہیں بخشے جا سکتے۔ انہوں نے کہا میں لوگوں میں کوئی بھی مایوسی نہیں پھیلا سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ کیسے میں مایوسی پھیلا سکتا ہوں جب اللہ تعالیٰ وعدہ فرما رہا ہے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے نفس پر زیادتیاں کی ہیں اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ نیز فرماتا ہے ﴿وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ﴾ کہ وہ لوگ جو زیادتیوں پر مصر ہیں اور زیادتیاں کرتے چلے جائیں وہ یقیناً اہل نار میں سے ہیں۔ لیکن تم چاہتے ہو کہ تمہاری بداعمالیوں کے باوجود تمہیں جنت کی بشارت دی جائے یہ تو نہیں ہو سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) کو آپؐ کی اطاعت کرنے والوں کے لئے مبشر بنا کر اور آپؐ کی نافرمانی کرنے والوں کے لئے منذر بنا کر بھیجا ہے۔

حضرت اسماء بنت یزید کی ایک روایت ترمذی کتاب تفسیر القرآن میں درج ہے۔ حضرت اسماءؓ بنت یزید روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو آیت ﴿يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا﴾ پڑھتے سنا۔ یعنی اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے اور پرواہ بھی نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "ان کو کہہ دے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر اسراف کیا"۔ یعنی اسراف سے مراد ہے بڑے بڑے گناہ کئے۔ "تم خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ وہ تمہارے سب گناہ بخش دے گا۔ اب ظاہر ہے کہ بنی آدم آنحضرت ﷺ کے تو بندے نہیں تھے لیکن سب نبی و غیر نبی خدائے تعالیٰ کے بندے ہیں لیکن چونکہ آنحضرت ﷺ کو اپنے مولا کریم سے قربِ اتم تھا یعنی تیسرے درجہ کا قرب حاصل تھا سو یہ سخن بھی مقام جمع سے سرزد ہوا"۔

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹ حاشیہ)

اب یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ "یہ سخن بھی مقام جمع سے سرزد ہوا" اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ کے اتنے کامل بندے تھے کہ خدا تعالیٰ نے محمد ﷺ کو اجازت دی کہ وہ ان کو جو بندے اللہ کے تھے یہ کہہ کے مخاطب کرے کہ اے میرے بندو! لیکن ایک شرط کے ساتھ کہ جب ہم خدا کا بندہ کہتے ہیں تو اس سے مراد ہے خدا کے پیدا کردہ بندے۔ جب محمدؐ کا بندہ کہتے ہیں تو مراد یہ ہوتی ہے کہ محمدؐ کے غلام، کیونکہ عبد کے دونوں معنے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب فرماتے ہیں 'یٰعِبَادِیْ' تو اس سے مراد یہ نہیں کہ میرے بندو جن کو میں نے پیدا کیا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ اے میرے غلامو! میری اطاعت کرنے والو! میری راہ پر چلنے والو!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں: "انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے۔ غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اسے قبول کرے۔ اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت ﷺ کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ﴾ اس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم ﷺ کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو سب حکموں پر کاربند رہو"۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۱۴ بتاریخ ۲۴/اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۹)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی آیت کی مزید تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: "کہہ اے میرے غلامو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے"۔ یہاں غلام مراد لی ہے بندے مراد نہیں لئے "کہ تم رحمت الٰہی سے ناامید مت ہو۔ خدا تعالیٰ سارے گناہ بخش دے گا۔ اب اس آیت میں بجائے قُلْ يٰعِبَادَ اللّٰهِ کے جس کے معنے ہیں کہ اے خدا تعالیٰ کے بندو! یہ فرمایا کہ ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ﴾ یعنی کہہ کہ اے میرے غلامو! اس طرز کے اختیار کرنے میں بھید یہی ہے کہ یہ آیت اس لئے نازل ہوئی ہے کہ تا خدا تعالیٰ بے انتہا رحمتوں کی بشارت دیوے اور جو لوگ کثرت گناہوں سے دل شکستہ ہیں ان کو تسکین بخشے۔ سو اللہ جَلَّ شَانُہٗ نے اس آیت میں چاہا کہ اپنی رحمتوں کا ایک نمونہ پیش کرے اور بندہ کو دکھلاوے کہ میں کہاں تک اپنے وفادار بندوں کو انعامات خاصہ سے مشرف کرتا ہوں۔ سو اس نے ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ﴾ کے لفظ سے یہ ظاہر کیا کہ دیکھو یہ میرا پیارا رسول۔ دیکھو یہ برگزیدہ بندہ کہ کمال طاعت سے کس درجہ تک پہنچا کہ اب جو کچھ میرا ہے وہ اس کا ہے۔ جو شخص نجات چاہتا ہے وہ اس کا غلام ہو جائے یعنی ایسا اس کی طاعت میں محو ہو جائے کہ گویا اس کا غلام ہے"۔

غلام اپنے مالک کی اطاعت میں کامل ہوتا ہے یعنی غلام کا جو کچھ بھی ہے وہ اس کا اپنا نہیں ہوتا بلکہ سب کچھ مالک کا ہوتا ہے۔ مالک کے پیچھے قدم قدم چلتا ہے۔ پس چونکہ آنحضرت رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی پیروی اس طرح کی ہے کہ اس کی صفات کے قدم پر قدم مارے ہیں اور کاملۃً اللہ کی رضا پر آپ نے قدم اٹھائے ہیں۔ اس لئے فرمایا چاہئے کہ تم اس کے غلام ہو جاؤ۔ گویا جو اس کا غلام ہے "تب وہ گو کیسا ہی پہلے گنہگار تھا بخشا جائے گا"۔ شرط یہ ہے کہ پہلے رسول اللہ ﷺ کی غلامی اختیار کرے۔

"جاننا چاہئے کہ عبد کا لفظ لغت عرب میں غلام کے معنوں پر بھی بولا جاتا ہے"۔ اب دیکھئے ایک ہی لفظ مختلف محلوں کے اعتبار سے معنے مختلف دیتا ہے جب اللہ کا بندہ کہیں تو اللہ کی مخلوق بندہ مراد ہوتی ہے۔ جب محمدؐ کا بندہ کہیں تو محمدؐ کا غلام مراد ہوتے ہیں نہ کہ محمدؐ کا بندہ۔

"جیسا کہ اللہ جَلَّ شَانُہٗ فرماتا ہے ﴿وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ﴾" جیسے ایک دوسری جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے اس لفظ عبد کو کھول کر بیان فرمایا ہے کہ مومن غلام مشرک آزاد کی نسبت بہتر ہے "اور اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو شخص اپنی نجات چاہتا ہے وہ اس نبی سے غلامی کی نسبت پیدا کرے یعنی اس کے حکم سے باہر نہ جاوے اور اس کے دامن طاعت سے اپنے تئیں وابستہ جانے جیسا کہ غلام جانتا ہے۔ تب وہ نجات پائے گا۔ اس مقام میں ان کور باطن نام کے موحدوں پر افسوس آتا ہے جو ہمارے نبی ﷺ سے یہاں تک بغض رکھتے ہیں کہ ان کے نزدیک یہ نام کہ غلام نبی، غلام رسول، غلام مصطفیٰ، غلام احمد، غلام محمد شرک میں داخل ہیں"۔

پس عجیب ہے کہ مسلمانوں میں بھی ایک فرقہ اتنا انتہا پسند ہے کہ ان ناموں کو بھی وہ شرک قرار دیتے ہیں۔ غلام احمد، محمد کا غلام، نبی کا غلام، مصطفیٰ کا غلام، ان سب باتوں کو شرک سمجھتے ہیں کیونکہ سمجھتے ہیں کہ غلام صرف اللہ کا ہو سکتا ہے حالانکہ محمد رسول اللہ ﷺ کا غلام

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

ہے، آپ کا بندہ عبد کے معنوں میں نہیں ہے اور اس پہلو سے اس میں شرک کا کوئی شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ ''اس آیت سے معلوم ہوا کہ مدار نجات بھی نام ہیں اور چونکہ عبد کے مفہوم میں یہ داخل ہے کہ ہر ایک آزدگی اور خودروی سے باہر آجاوے''۔ یعنی ان میں عبد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کہ ہر قسم کی آزادی چھوڑ دی خدا کی رضا کی خاطر اور کامل طور پر خدا ہی کے بندے ہوگئے۔ اور خودروی کی بجائے اس راہ پر چلے جو اللہ نے تجویز فرمائی تھی۔

''اور پورا متبع اپنے مولا کا ہو اس لئے حق کے طالبوں کو یہ رغبت دی گئی کہ اگر نجات چاہتے ہو تو یہ مفہوم اپنے اندر پیدا کریں اور درحقیقت یہ آیت اور دوسری آیت ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ از روئے مفہوم کے ایک ہی ہیں کیونکہ کمال اتباع اس محویت اور اطاعت تامہ کو مستلزم ہے جو عبد کے مفہوم میں پائی جاتی ہے''۔ ان دو آیتوں کا مضمون جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں بنیادی طور پر ایک ہے۔ ''کمال اتباع اس محویت اور اطاعت تامہ کو مستلزم ہے''۔ کامل طور پر اتباع ہو ہی نہیں سکتی اور نہ کامل طور پر محویت تامہ یعنی پوری طرح اپنے وجود کو ایک ذات کے خیال میں محو کر دینا یہ ممکن نہیں ہے جب تک کہ اطاعت تامہ نہ ہو اور پوری طرح اس وجود کی عبدیت میں انسان شامل نہ ہو جائے۔

''یہی سرّ ہے کہ جیسے پہلی آیت میں مغفرت کا وعدہ بلکہ محبوب الٰہی بننے کی خوشخبری ہے گویا یہ آیت کہ ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ﴾ دوسرے لفظوں میں اس طرح پر ہے کہ قُلْ يٰا مُتَّبِعِي کہ اے میری پیروی کرنے والو''۔ یعنی رسول اللہ ﷺ اپنے بندے نہیں کہہ رہے بلکہ کہہ رہے ہیں کہ اے میری پیروی کرنے والو۔ ''جو بکثرت گناہوں میں مبتلا ہو رہے ہو رحمت الٰہی سے نومید مت ہو کہ اللہ جَلَّ شَانُہٗ بہ برکت میری پیروی کے تمام گناہ بخش دے گا۔ اور اگر عِباد سے مراد اللہ تعالیٰ کے بندے ہی مراد لئے جائیں تو معنے خراب ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ ہرگز درست نہیں کہ خدا تعالیٰ بغیر تحقق شرط ایمان اور بغیر تحقق شرط پیروی کے تمام مشرکوں اور کافروں کو یونہی بخش دیوے۔ ایسے معنے تو نصوص بینہ قرآن سے صریح مخالف ہیں''۔

اب یہ عبارت بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عام لوگوں کو اچھی طرح سمجھنے کے لائق ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہاں عبادی سے مراد اللہ کے بندے نہیں ہو سکتے۔ اللہ کے بندے کا لفظ تو مشرکوں پر بھی صادق آتا ہے اور کفار پر بھی صادق آتا ہے، یہود اور عیسائی سارے اس لفظ کے اطلاق کے مستحق ہیں کیونکہ وہ خدا کے بندے، خدا کی پیدا کردہ مخلوق ہیں۔ تو ان سب کو کیا خدا تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ تم جو مرضی کرتے پھرو، شرک کرو، گناہ عظیم کرو، گناہ کبیرہ کرو مگر محمد رسول اللہ ﷺ کی برکت سے میں تمہیں بخش دوں گا۔ یہ تو بالکل بے تعلق بات ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی برکت تو اسی کو نصیب ہوگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیروی کرے گا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''جو لوگ دل و جان سے تیرے یا رسول اللہ کے غلام بن جائیں گے ان کو وہ نور ایمان اور محبت اور عشق بخشا جائے گا کہ جو ان کو غیر اللہ سے رہائی دیدے گا اور وہ گناہوں سے نجات پا جائیں گے اور اسی دنیا میں ایک پاک زندگی ان کو عطا کی جائے گی اور نفسانی جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے وہ نکالے جائیں گے۔ اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے ''اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ'' یعنی میں وہ مُردوں کو اٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں''۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۹۰-۱۹۳)

اب سورۃ الزمر میں بھی اسی مضمون کی ایک آیت موجود ہے ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا﴾۔
تو کہہ دے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ یقیناً وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت امام بخاری کتاب التفسیر میں درج کرتے ہیں: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین میں سے بعض لوگ جو کثرت سے قتل و غارت اور زنا وغیرہ کے مرتکب رہ چکے تھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس طرف بلاتے ہیں وہ بہت خوب ہے کاش کہ آپ ہمیں یہ بتادیں کہ ہم جو کچھ کر چکے ہیں اس کا کوئی کفارہ بھی ہے کہ نہیں۔ اس پر آیت ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ نازل ہوئی اور آیت ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ نازل ہوئی۔ تو یہ وہی مضمون ہے جو پہلے تفصیل سے بیان کیا جاچکا ہے اس کی تکرار کی اب یہاں ضرورت نہیں۔

سورۃ حٰم السجدۃ کی ۳۱ تا ۳۳ تین آیات ہیں ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۔ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۔ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْۤ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۔ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ﴾ یہ وہ آیات ہیں جو میں نماز عشاء میں اکثر تلاوت کرتا رہتا ہوں اس کے متعلق پہلے میں سادہ ترجمہ پیش کرتا ہوں۔

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا ربّ ہے، پھر استقامت اختیار کی، اُن پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔ ہم اس دنیوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی۔ اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔ یہ بہت بخشنے والے (اور) بار بار رحم کرنے والے کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہے۔

اب پہلا استنباط تو اس میں سے یہ ہے کہ وہ جو کہتے ہیں وحی بند ہوگئی ہے اب اس آیت کو کہاں سے کہاں لے جائیں گے۔ فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ گونگے فرشتے نہیں بلکہ بولتے ہوئے اور نازل ہو کر یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ خوف نہ کرو جو کچھ تم نے ماضی میں کیا اس پر غم نہ کھاؤ، اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔

پھر وحی ایسی کہ ہمیشہ وہ فرشتے ساتھ رہنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ ہم اس دنیوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔ یہ بہت بخشنے والے اور بار بار رحم کرنے والے کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے، پھر انہوں نے استقامت اختیار کی یعنی اپنی بات سے نہ پھرے اور طرح طرح

طیّب فوڈز لندن

شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے موقع پر

اعلیٰ، معیاری کھانوں کا مناسب داموں انتظام کیا جاتا ہے

نیز گھریلو استعمال کے لئے فروزن سیخ/شامی کباب اور کاغذی سموسے بھی دستیاب ہیں

ہمارا نام اعلیٰ معیار کی ضمانت

TAYYAB FOODS LONDON

Tel: 020 8390 3862 + 079 3268 3203

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں

پارکنگ، پٹرول اور وقت بچائیے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔

عمرہ، حج، جلسہ سالانہ قادیان اور عید پر پاکستان جانے کے لئے ابھی سے اپنی نشست بُک کروالیں

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

KMAS Travel Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

کے زلازل ان پر آئے مگر انہوں نے ثابت قدمی کو ہاتھ سے نہ دیا، ان پر فرشتے اترتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ تم کچھ خوف نہ کرو اور نہ کچھ حزن کرو۔ اور اس بہشت سے خوش ہو جس کا تم وعدہ دیئے گئے تھے۔ یعنی اب وہ بہشت تمہیں مل گیا ہے اور بہشتی زندگی اب شروع ہو گئی"۔ یعنی بہشتی زندگی اس دنیا میں بھی نصیب ہوتی ہے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اس دنیا میں جس قسم کی مرضی ہے گندی زندگی گزار لیں آگے جا کے بہشت مل جائے گی یہ جھوٹ ہے۔ سچوں کو بہشتی زندگی اسی دنیا میں ضرور مل جاتی ہے اور ان پر فرشتوں کا نزول بھی ہوتا ہے اور ایسا نزول کہ وہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہتے ہیں اور ان سے مختلف صورتوں میں کلام کرتے رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"بہشتی زندگی اب شروع ہو گئی۔ کس طرح شروع ہو گئی ﴿نَحْنُ اَوْلِیٰٓـؤُکُمْ...... الخ﴾ اس طرح کہ ہم تمہارے متولی اور متکفل ہو گئے اس دنیا میں اور آخرت میں اور تمہارے لئے اس بہشتی زندگی میں جو کچھ تم مانگو وہی موجود ہے۔ یہ غفور رحیم کی طرف سے مہمانی ہے۔ مہمانی کے لفظ سے اس پھل کی طرف اشارہ کیا ہے جو آیت ﴿تُؤْتِیْ اُکُلَهَا کُلَّ حِیْنٍ﴾ فرمایا گیا تھا"۔ (جنگ مقدس صفحہ ۴۴)۔ اب اس چھوٹے سے اشارہ میں بہت لمبا مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمادیا ہے۔ ﴿تُؤْتِیْ اُکُلَهَا کُلَّ حِیْنٍ﴾ سے مراد وہ شجر طیبہ ہے جو اللہ کے حکم سے ہر موسم میں پھل لاتا ہے۔ خزاں ہو یا بہار ہو اس کا اُس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جڑیں تو اس کی بظاہر زمین میں ہی پیوست ہوتی ہیں لیکن شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کو تمام بہترین پھلوں سے مرصع فرماتا ہے۔ پس یہ اس آیت کی اصل تفسیر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے۔

ایک سورۃ الشوریٰ کی چھٹی آیت ہے ﴿تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِکَةُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِی الْاَرْضِ. اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ قریب ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ جائیں اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کر رہے ہوں اور وہ ان کے لئے جو زمین میں ہیں بخشش طلب کر رہے ہوں۔ خبردار! یقیناً اللہ ہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فرشتے انسان کی مدد کریں اور ان کے لئے بخشش طلب کریں اس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان فرشتوں کی بات مانے تو فرشتے اس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اگر فرشتوں کی تحریک کو ہر انسان ردّ کرتا چلا جائے تو ان کے لئے فرشتے مغفرت طلب نہیں کرتے۔ اور دوسرا یہ معنیٰ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ انسان اپنی ذات میں خود مغفرت طلب کرنے سے مغفرت نہیں پالیتا سوائے اللہ کے ان پاک بندوں کے جن کو نبی معصوم کہا جاتا ہے۔ عام انسان کو مغفرت، مغفرت کہنے سے مغفرت نہیں مل جاتی۔ فرشتوں کی تحریک پر جب وہ نیکی اختیار کرتے ہیں تو ان فرشتوں کی تحریک کے نتیجہ میں فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور جو فرشتے دعا کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرما لیتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ﴿هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

ایک سورۃ سبا کی آیت نمبر ۳ ہے ﴿یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا. وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا. وَهُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ﴾۔ اب اس آیت میں رحیم کو پہلے فرمایا ہے اور غفور کو بعد میں۔ یہ دیکھنے والی بات ہے کہ کیوں ایسا ہوا ہے۔ سردست مجھے اس پر غور کا موقع نہیں ملا لیکن میں صرف پہلے ترجمہ پڑھتا ہوں۔ وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھ جاتا ہے اور وہ بار بار رحم کرنے والا اور بہت بخشنے والا ہے۔ یہاں رحیم کو پہلے غالباً اس لئے رکھا گیا ہے کہ جو آسمان سے اترتا ہے پھر اس میں چڑھ جاتا ہے وہ ایک دفعہ نہیں ہوتا بلکہ بار بار ایسا ہوتا رہتا ہے۔ ہر وقت زمین سے کچھ مادے آسمان کی طرف اڑتے اور تحلیل ہوتے جاتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت بار بار ان کو دوبارہ زمین پر اتارتی رہتی ہے۔ پس یہ رحیمیت کا مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم کو دوہراتا رہتا ہے اور رحیمیت کے ساتھ وہ بخشنے والا بھی ہے۔ اس دوران جو انسانوں سے گناہ سرزد ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ان کو معاف فرما سکتا ہے۔

پھر اسی مضمون کی دو آیتیں سورۃ السجدہ کی نمبر ۶ تا ۷ ہیں ﴿یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ. ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ﴾۔ ترجمہ: وہ فیصلے کو تدبیر کے ساتھ آسمان سے زمین کی طرف اتارتا ہے۔ پھر وہ ایک ایسے دن میں اس کی طرف عروج کرتا ہے جو تمہاری گنتی کے لحاظ سے ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے۔ یہ وہ غائب اور حاضر کا جاننے والا ہے جو کامل غلبہ والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اب یہاں ایک خاص مضمون ایسا بیان ہوا ہے جس کی طرف عموماً مفسرین کی نظر نہیں گئی۔ یہ جو فرمایا ہے تمہاری گنتی کے لحاظ سے ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے تو مراد یہ ہے کہ جس کو تم ایک دن گنتے ہو وہ تمہاری گنتی میں ایک دن ہے مگر اللہ کے نزدیک وہ ہر دن ایک ہزار سال کے برابر ہے۔ تو ایک سال میں جتنے دن ہوتے ہیں گویا اتنے ہزار سالوں کی بات فرمائی گئی ہے اور پھر اللہ کے حساب سے پچاس ہزار سال کا بھی وعدہ فرمایا گیا ہے۔ تو پچاس ہزار کو ان دنوں سے ضرب دے کے دیکھو تو مَیں نے حساب لگا کے دیکھا تھا سائنس دانوں کے لحاظ سے جو کائنات کی صف لپیٹی جاتی ہے وہ تقریباً اٹھارہ ارب سے بیس ارب سال کے درمیان زمین آسمان کی صف لپیٹی جاتی ہے۔ یہ سارا عرصہ ان آیات سے نکلتا ہے۔ پس قرآن کریم کا انداز بیان حیرت انگیز ہے۔ ایسی فصاحت و بلاغت ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے جب اس پر غور کرتا ہے تو پھر سمجھ آتی ہے کہ چھوٹے چھوٹے فرقوں سے کیا معنے مراد لئے گئے ہیں۔

اب سورۃ یٰسین کی آیات نمبر ۲ تا ۷ ﴿یٰسٓ. وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ﴾۔ اے سردار یعنی رسول اللہ ﷺ ﴿وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ﴾ اور قرآن حکیم کی گواہی پیش کرتا ہوں۔ ﴿اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ﴾ کہ یقیناً تو بھیجے ہوؤں میں سے ہے۔ اب قرآن کی گواہی کیسے ہوئی۔ جو لوگ قرآن کو نہیں مانتے وہ اس کی گواہی کو کیوں مانیں گے۔ بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں اتنے عظیم الشان نشانات موجود ہیں کہ وہ اپنی بات کفار کو بھی منوانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ ایسی آیات کریمہ ہیں جن کی تشریح کی جائے تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی طرف سے یہ باتیں نہیں کر سکتے تھے۔ ایسی عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں آئندہ زمانوں کے متعلق کہ جن کے متعلق انسان کو اُس زمانے میں وہم و گمان بھی نہیں تھا۔ یہاں تک موجود ہے کہ آسمانوں میں بھی ہم نے چلنے پھرنے والی مخلوق پیدا کی ہے۔ اب بتاؤ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تو آسمان کا تصور ایک ایسے خول کی طرح تھا جس میں کچھ ستارے جڑے ہوئے ہوں مگر سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا کہ اس میں چلنے پھرنے والی مخلوق موجود ہو گی۔ قرآن پیشگوئی کرتا ہے کہ موجود ہے اور تمہاری مخلوق کے ساتھ جو زمین کی مخلوق ہے اس زمین کو ایک زمانہ میں مجتمع بھی ضرور کر دیا جائے گا خواہ وہ پیغامات کے ذریعہ مجتمع ہوں یا بدنی طور پر مجتمع ہوں۔ تو اتنی واضح پیشگوئی زمین و آسمان سے متعلق قرآن کریم میں موجود ہے جو رسول اللہ ﷺ اپنے نفس سے کر ہی نہیں سکتے تھے۔ تو اسی لئے فرمایا ہے کہ قرآن گواہ ہے ﴿اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ﴾ کہ یقیناً تُو خدا کے بھیجے ہوؤں میں سے ہے۔ ﴿عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾ عین سیدھے راستہ پر چلنے والا ﴿تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ﴾ یہ تنزیل جو قرآن کی ہے ایک ایسے خدا کی طرف سے ہے جو بہت غالب، بہت عزت والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ کس لئے ﴿لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَآءُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ﴾ تاکہ تُو ایک ایسی قوم کو تنبیہ کرے جن کے آباء و اجداد کو تنبیہ نہیں کی گئی یعنی لمبے عرصہ سے ﴿فَهُمْ غٰفِلُوْنَ﴾ اسی وجہ سے وہ غافل ہو چکے ہیں۔

پھر سورۃ الدخان کی آیات ۴۱ تا ۴۳ ہیں ﴿اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ. یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْـًٔا وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ. اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV

You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98. To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.

At the moment, we are running the following offers:

NOKIA 9600 £255+ *Digital LNBs from £19+*
HUMAX CI £220+ *Dishes from 35cm to 1.2m*

These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

+ All prices are exclusive of VAT

﴿اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ یعنی فیصلہ کا دن ان سب کے لئے ایک وقت مقرر ہے جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہیں آئے گا اور نہ ہی وہ مدد دئے جائیں گے سوائے اس کے کہ جس پر اللہ نے رحم کیا۔ یقیناً وہی کامل غلبہ والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ وہ جو فیصلہ کا دن آجائے گا اس سے مراد پہلے تو دنیا میں فیصلہ کا دن ہے۔ دنیا میں بھی قوموں کے درمیان تنازعے ہوتے ہیں اور فیصلہ کے دن آتے ہیں تو فرمایا یہ فیصلہ کا دن عیاں ہو یا قیامت کے بعد ہو مقرر ہے اور اس کو ٹالا نہیں جا سکتا۔ اس دن کوئی دوست کسی دوسرے دوست کے کام نہیں آسکتا۔ کسی کی رشتہ داری کام نہیں آسکتی، کسی کی دوستی، کسی کا خونی تعلق کام نہیں آسکتا سوائے اس کے جس پر اللہ نے رحم کیا۔ جس پر اللہ رحم کرے اس کو اس فیصلہ کے دن سے نجات بخشی جاسکتی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

کہ آگ تو ہوگی یعنی یہ کہ مثلاً ایک ایٹمی جنگ چھڑ چکی ہے اس سے زیادہ خوفناک بلا کون سی ہو سکتی ہے مگر اس میں بھی خدا تعالیٰ سے سچی محبت کرنے والے بچائے جائیں گے۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جو پوری ہونے والی ہے اور اس سے پہلے بارہا پوری ہو بھی چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن زلازل کی اور عذابوں کی پیشگوئیاں فرمائی تھیں ان زلازل میں اور عذابوں میں احمدیوں کو جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے غلام تھے غیر معمولی طور پر بچالیا گیا۔ ایسے حیرت انگیز واقعات ہیں کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ مثلاً کانگڑہ کا زلزلہ آیا، بہت وسیع پیمانے پر دیہات خُورد بُرد کر دئے گئے۔ ایسے دیہات بھی تھے جس میں ایک گھر بھی باقی نہ بچا۔ وہ الٹ گیا تھا اور ساری آبادی ہلاک ہو چکی تھی۔ ایک گھر احمدیوں کا تھا وہ احمدی اپنے بچوں سمیت زندہ نکل آیا۔ وہ اتفاق ایسا ہوا کہ اس وقت اس نے ایک چارپائی کے نیچے پناہ لی۔ اس چارپائی پر کچھ نہیں گرا۔ جو کچھ بھی ملبہ گرا دیواروں کا اور چھت کا وہ ارد گرد گرتا رہا اور اس میں سے وہ زندہ نکل آیا۔ تو یہ پیشگوئی تھی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑی دلچسپی سے لوگوں سے پوچھا کرتے تھے کہ تم کہاں سے آئے ہو وہاں زلزلہ آیا تھا؟ کہتے جی ہاں آیا تھا۔ کیا ہوا؟ سارا گاؤں برباد ہو گیا پھر۔ بس اب ہم زندہ ہیں، ہم آپ کی پیشگوئی کے مطابق زندہ بچ گئے ہیں۔ تو یہ ہے عزیز رحیم کے متعلق۔ عزیز جو عزت والا ہے اور غالب ہے، غلبہ والا ہے اور اس کا غلبہ اس شان سے پورا ہوتا ہے کہ ہلاکتوں کے وقت جبکہ دنیا تباہ ہو جاتی ہے وہ جس کو چاہے بچا لیتا ہے ﴿وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ﴾ وہ دائمی غلبہ والا، عزت والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اب سورۃ یٰسٓ کی آیات ۵۶ تا ۵۹ ﴿اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ﴾ یقیناً جنت والے اس دن ایک شغل میں مصروف ہونگے۔ ﴿فٰكِهُوْن﴾ سے مراد دلچسپیوں میں لطف اندوز ہو رہے ہونگے۔ ﴿هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ﴾ وہ بھی اور ان کے ازواج بھی ﴿فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ﴾ سایوں کے نیچے ہونگے اور تکیوں سے ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے ﴿لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ﴾ ان کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہونگے اور جو کچھ بھی وہ چاہیں گے ان کو دیا جائے گا۔ ﴿سَلٰمٌ. قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ﴾۔ یہ سلام ہے، تیرے ربّ رحیم کی طرف سے قول ہے۔ یعنی سلام کا قول تیرے ربّ رحیم کی طرف سے ہے۔

اب یہاں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ایسی کوئی جنت نہیں ہے جس میں ظاہری طور پر کوئی لوگ پھل کھا رہے ہیں، ہر وقت لیٹے ہوئے ہیں۔ یہ تو عجیب و غریب ست رووں کی جنت بن جائے گی کہ اور کوئی شغل نہیں ہے بس لیٹے ہوئے تکیوں کے اوپر اور آمنے سامنے ایک دوسرے سے پیار کی باتیں کر رہے ہیں۔ یہ ساری تمثیلات ہیں اور جنت کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ یہ تمثیلی پیشگوئیاں ہیں اور یہی حال جہنم کا ہے۔ جس قسم کے جہنم کے گڑھے کا تصور آپ کے دماغ میں آتا ہے ویسا نہیں ہے۔ ایک موقع پر قرآن کریم کی ایک آیت نازل ہوئی کہ ﴿عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ﴾ کہ جنت کا حجم جو ہے وہ آسمانوں اور زمین کے حجم کے مطابق ہے یعنی ساری کائنات میں وہ جنت پھیلی پڑی ہے جس جنت کی طرف اللہ کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے تعجب سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر جنت ساری کائنات میں پھیلی ہوئی ہے تو جہنم کہاں ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ بھی وہیں ہے وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ لیکن تمہیں شعور نہیں ہے۔ تو یہ ایسی باتیں ہیں جو اِس دور کے زمانہ میں Relativity کے ذریعہ سمجھ آجاتی ہیں مگر آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تو Relativity کا کوئی تصور نہیں تھا پھر بھی دیکھیں خدا تعالیٰ نے کیسے آپ سے وہ باتیں کہلوائیں جو اس زمانہ کے بڑے بڑے عالم بیان کرتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سلام تو وہ ہے جو خدا (تعالیٰ) کی طرف سے ہو۔ خدا (تعالیٰ) کا سلام وہ ہے جس نے ابراہیمؑ کو آگ سے سلامت رکھا۔ جس کو خدا کی طرف سے سلام نہ ہو بندے اس پر ہزار سلام کریں اس کے واسطے کسی کام نہیں آسکتے۔ قرآن شریف میں آیا ہے ﴿سَلٰمٌ. قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ﴾ (بدر جلد نمبر ۲ نمبر ۲۱ یکم اگست ۱۹۰۶ء) کہ سلام ہے قول ایسا جو رب رحیم کی طرف سے ہے۔

پس یاد رکھیں یہ سورۃ یٰسٓ کی آیت ہے اور اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ مردے کے پاس نہیں بلکہ زندہ جب موت کے قریب ہو اس پر یہ سورت تلاوت کی جائے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ لوگ جن سے بخشش کا سلوک ہوتا ہے، جن پر خاص رحمت ہو وہ اس وقت دم توڑتے ہیں جب یہ الفاظ نکلتے ہیں ﴿سَلٰمٌ. قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ﴾۔ پس ایک تو مَیں بھی اس بات پر گواہ ہوں کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جب وفات تھی، نزخرے کا عالم تھا اس وقت یہ سورت آپ کے اوپر تلاوت کی جا رہی تھی، عین اس وقت آپ کا دم ٹوٹا جبکہ ﴿سَلٰمٌ. قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ﴾ پہ قاری پہنچا ہوا تھا۔ تو یہ بھی خدا تعالیٰ کی عجیب شان ہے۔ خدا کرے کہ ہر مرنے والے کو یہ تجربہ ہو کہ ﴿سَلٰمٌ. قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ﴾ پر ہی اس کی جان ٹوٹے۔

اب آخری آیت آج کے لئے مَیں نے سورۃ حٰم السجدہ کی ۲ تا ۴ یہ تین آیات لی ہیں۔ ﴿حٰمٓ﴾۔ صاحب حمد اور صاحب مجد۔ اس کا نازل کیا جانا رحمٰن اور رحیم کی طرف سے ہے یعنی قرآن کریم کا نازل کیا جانا رحمٰن اور رحیم کی طرف سے ہے یعنی رحمٰن کے لحاظ سے قرآن نازل ہوا ہے اور رحمانیت ہی کے نتیجہ میں قرآن نازل ہوا ہے۔ اور رحیمیت کا پیغام دیتا ہے یعنی جو رحمانیت بنی نوع انسان کے لئے، ہر انسان کے لئے عام ہے رحیمیت ان لوگوں کے لئے خاص ہے کہ رحمانیت کے نتیجہ میں جو کچھ عطا ہوا بار بار پھر وہ دوبارہ بھی عطا ہوتا چلا جائے۔ جیسے موسموں کا حال ہے ہر موسم ہے پھل نکلنے کا، پھل کاٹنے کا اور وہ آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ رحمانیت کے نتیجہ میں ملتا ہے۔ ہم نے تو نہیں اپنی طرف سے کچھ بنایا لیکن جب چلا جاتا ہے تو اگلے سال پھر آجاتا ہے۔ ہر وقت انسان کو موقع ملتا ہے کہ دوبارہ اس سے استفادہ کر سکے۔

فرمایا یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات کھول کھول کر بیان کر دی گئی ہیں۔ ایک ایسے قرآن کی صورت میں جو نہایت فصیح و بلیغ ہے ان لوگوں کے فائدہ کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔

سوال: کیا ڈرائیور گاڑی چلاتے ہوئے نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: اگر کہیں ایسی مجبوری ہو کہ لازماً تیزی سے پہنچنا ضروری ہو اور کوئی چارہ نہ ہو تو پھر پڑھ سکتا ہے، ورنہ مناسب نہیں۔ کہیں گاڑی روکے۔ اپنے کاموں کے لئے، کھانے کے لئے، پیشاب کے لئے، چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے، بعض دفعہ چاکلیٹ خریدنے کے لئے آدمی رک جاتا ہے تو نماز کے لئے کیوں نہیں رک سکتا۔ کسی پٹرول پمپ پہ کار کو پارک کرے اور اگر پتہ ہو کہ قبلہ کس طرف ہے تو اس طرف منہ کرے۔ اگر نہ پتہ ہو تو جدھر کار کا منہ ہے ادھر منہ کر کے اللہ اکبر کر دے۔

(حضور انور ایدہ اللہ کی 'اطفال سے ملاقات' ۱۰ / نومبر ۱۹۹۹ء)

Microsoft Certified Professional IT Training Center
German Standard Institute Education Board:
Naser Peter-Chr.Lutzin (Electroninc Eng.)/ Dr.Hasan (Commerce)
Muhammad Sajjad M.Sc (Computer Sciences) MCSE MCDBA CCNA
Mansoor A. Khalid M.Sc (Physics) MCSE MCDBA Ramin Mirgoli MCSE .
Alina Schindler MCSE , Saba Ursula B.A (Commerc)
We are giving special concessions for Ahmadi students in our courses being conducted with collaboration of worldwide companies like Microsoft,Cisco,Oracle and Comptia etc. For the Groups of students between 6-10 students for the same course .
Please contact us at
Tel :0049-511-404375 Fax: 0049-511-4818735
E-mail: profi.it.train.center@t-online.deWebsite: www.profiittraining.de
Note: Inshallah We are soon going to get the licence of German Education Board as a authorized Technical Institute .Then We can take exam for IT Professionals of (IHK).
We are providing courses both in English and German.

بقیہ: افتتاح مسجد کابوسانکی (گنی بساؤ)
از صفحہ ۱۶

چنانچہ ان کے ذوق کو مد نظر رکھتے ہوئے اس رات ایک تربیتی جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔

ضمناً عرض ہے کہ افریقی مسلمان اس قسم کے اجتماعی دینی پروگراموں میں شامل ہونے کے بہت رسیا ہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ گنی بساؤ نے اس ذوق کو اس طرح سے مثبت رنگ میں استعمال کرنا شروع کیا ہے کہ عموماً مساجد کے افتتاح وغیرہ جیسے پروگراموں میں ایک دن قبل مہمانوں کو مدعو کر کے رات کو تربیتی جلسہ منعقد کیا جاتا ہے جس میں زیادہ تر مقامی معلمین اور دیگر صاحب علم افراد کو تقاریر وغیرہ کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ اور اس طریق سے خدا تعالیٰ کے فضل سے تربیت کے میدان میں ہمیں بہت اچھے نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اس جلسہ میں معلمین نے مختلف تربیتی امور اور اعتقادی مسائل پر تقاریر کیں اور یہ پروگرام رات بارہ بجے تک جاری رہا۔ قریباً ۲۵۰ مہمان اور قریباً اتنے ہی مقامی احباب اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ افتتاحی تقریب میں علاقہ کی ۲۹ جماعتوں سے ۴۵۰ احباب نے شرکت کی۔ نیز ہمسایہ ملک گنی کناکری سے بھی بعض افراد شامل ہوئے۔

مکرم حمیداللہ ظفر صاحب امیر و مشنری انچارج گنی بساؤ، مبلغین سلسلہ مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب، مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب، خاکسار رشید احمد طیب، مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب اور مکرم عبدالحمید چھینہ صاحب واقف زندگی بھی اس شام افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے کابوسانکی ٹانڈا پہنچ گئے تھے۔

حسب پروگرام مورخہ ۲۳ مارچ بروز جمعۃ المبارک اس مسجد کا باقاعدہ افتتاح نماز جمعہ کی ادائیگی سے ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی اور اپنے خطبہ میں جماعت احمدیہ کی تعمیر مساجد کے

مسجد کے افتتاح کے موقع پر گورنر مکرم موسیٰ کمارا صاحب خطاب کر رہے ہیں

عالمی منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے تعمیر مساجد کی اہمیت و برکات قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیں۔ اور احباب کو تاریخ اسلام کے ابتدائی ایام کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ آج سنت نبویؐ اور حقیقی اسلام سے لوگوں کو آگاہ کرنے کا واحد مقصد لے کر دنیا بھر میں سرگرم عمل ہے اور جماعت احمدیہ کی ہر مسجد کے دروازے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور پاک اسوہ کے مطابق ہر مذہب و ملت کے افراد کے لئے جو خدائے واحد کی کسی بھی طریق سے عبادت کرنا چاہتے ہوں ہمیشہ کے لئے کھلے ہیں۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد اس تقریب میں شرکت کے لئے خصوصی طور پر مدعو کئے گئے ریجن ھذا کے گورنر مکرم موسیٰ کمارا صاحب نے احباب سے خطاب کیا جس میں انہوں نے اہل گاؤں اور جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کی اور اپنی اور حکومت کی جانب سے شکریہ بھی ادا کیا۔ اور یقین دلایا کہ ان کی حکومت ہر ممکن حد تک جماعت احمدیہ کے اس ملک و عوام کی خدمت کے منصوبوں میں تعاون کرے گی۔ بعدہ پریذیڈنٹ سیکٹر کسین (Casine) نے بھی اپنے خطاب میں اسی قسم کے خیالات و جذبات کا اظہار کیا۔

اس تقریب کا اختتام اجتماعی دعا سے ہوا۔ اس کے بعد احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جس کے بعد مہمان اپنے اپنے علاقوں کی طرف روانہ ہونے شروع ہو گئے۔

مہمان نوازی ودیگر انتظامات

مسجد کے افتتاح میں شرکت کے لئے آنے والے مہمانوں کے بیٹھنے اور قیام وغیرہ کے سلسلہ میں مقامی افراد نے وقار عمل کر کے جگہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ نیز مسجد کے ارد گرد کے ماحول کی صفائی وغیرہ کا کام گاؤں کے بچوں اور نوجوانوں نے سرانجام دیا اور مہمانوں کی خدمت میں طعام پیش کرنے کے سلسلہ میں خواتین و حضرات کی مشترکہ کوششوں سے تین وقت کا کھانا پکانے کا کام عمدہ طریق سے انجام دیا گیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ذرائع ابلاغ

اس تقریب کی رپورٹنگ کے لئے نیشنل ٹیلی ویژن کے نمائندے، نیشنل ریڈیو اور ملک کی دو بڑی اخبارات "نوپنچا" (No Pincha) اور "روزنامہ بساؤ" (Diaro De Bissau) کے نمائندگان مذکورہ گاؤں پہنچے اور تقریب کے مختلف حصوں کی ریکارڈنگ کے بعد مکرم امیر صاحب، گورنر ریجن اور مقامی احباب کے نمائندوں کے تاثرات وغیرہ بھی ریکارڈ کئے اور پھر ریڈیو نیشنل نے اپنی خبروں میں متعدد بار تفصیلات کے ساتھ اس تقریب کی خبر کو نشر کیا۔ اور امیر صاحب کے خطبہ کے حصے اور انٹرویو بھی نشر کیا۔ اسی طرح ٹیلی ویژن نے اپنے خبرنامہ میں تصویری جھلکیاں دکھاتے ہوئے اس خبر کو تفصیل سے نشر کیا اور انٹرویوز بھی نشر کئے۔

مذکورہ اخبارات نے بھی اپنا ایک ایک صفحہ مسجد کی تصاویر کے ساتھ تقریب کی تفصیلی رپورٹ کے لئے وقف کیا۔ الحمدللہ علی ذلك.

دعا ہے اللہ تعالیٰ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی جملہ کاوشوں کو جلد از جلد ثمر بار کرتا چلا جائے اور دین اسلام کی فتح عظیم کے دنوں کو قریب تر کر دے۔ آمین

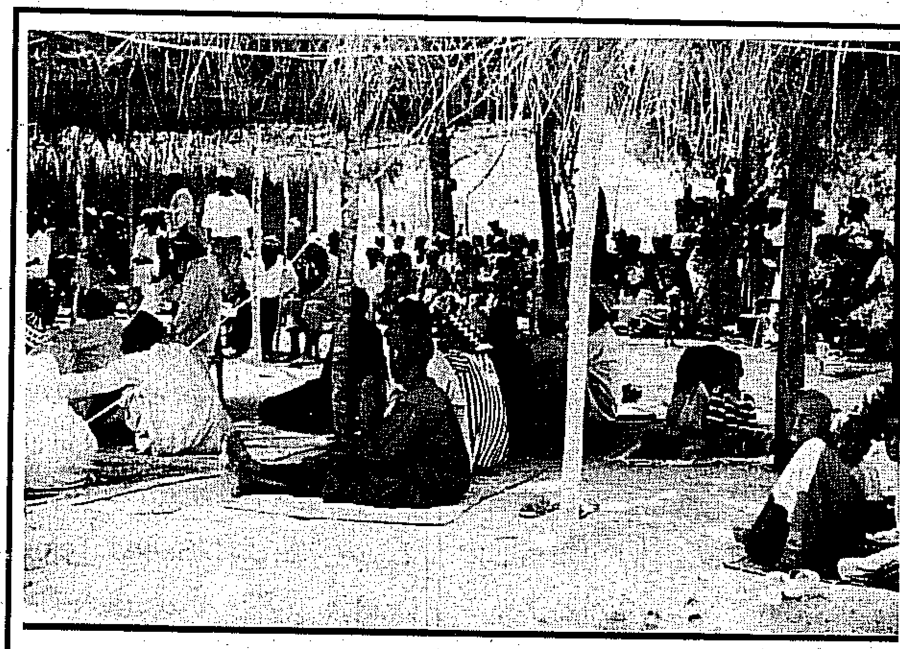

کابوسانگی ٹانڈا مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر شریک احباب وخواتین

کوئی تو ہوں گے چلیں گے جو سر اٹھا کے یہاں
مرے وطن! تیری گلیوں میں ہم تو چل نہ سکے

شریکِ راہ سفر تھے جو ایک دن، ان کو
لگی ہیں ٹھوکریں ایسی کہ پھر سنبھل نہ سکے

جو باغباں تھے انہیں فرصتِ نمو نہ ملی
ترے نہال ترے آب وگِل سے پھل نہ سکے

اگرچہ شورِ فغاں تیرے کاخ و کُو سے اٹھا
وہ بے حسی تھی کہ سینوں میں دل مچل نہ سکا

بھٹک گیا رہِ منزل سے قافلہ اپنا
یہ کیا نوشتۂ تقدیر ہے کہ ٹل نہ سکے

(عبدالمنان ناہید)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

Money Matters
Mortgages, Remortgages
Secured-unsecured Loans
Homeowner Loans,
Tenent Loans, Personal Loans,
Credit Cards,
Current-Savings accounts,
Business Finance
FEEL FREE TO CCONTACT
Mr.Khalid Mahmood
Tel:020 8649 9681 Fax:020 8686 2290
Mobile: 07931 306576
Your home is at risk if you do not keep up repaymants on mortgage or any other loan secured on it

جماعت احمدیہ لیگوس سٹیٹ (نائیجیریا) کے پہلے
تربیتی جلسہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: مولوی ذکراللہ ایوب - مرکزی مبلغ لیگوس سٹیٹ - نائیجیریا)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ لیگوس سٹیٹ نائیجیریا کا پہلا تربیتی جلسہ اس سال ۱۷، ۱۸/ فروری ۲۰۰۱ء کو Ibeju Agbe ہائی سکول اور R.C.M. پرائمری سکول میں منعقد ہوا۔ مکرم مولوی عبدالخالق نیر صاحب مشنری انچارج نائیجیریا اور الحاجی الحسن صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا، افتتاحی اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

پہلا اجلاس

دوپہر بارہ بجے پہلا اجلاس شروع ہوا۔ مکرم عبدالیقین صاحب نے مہمانوں کا تعارف کروایا اور خوش آمدید کہا۔

افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم مولوی عبدالخالق صاحب نیر نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مشنری انچارج صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور جلسہ تربیت میں شامل ہونے والوں پر خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا خصوصی ذکر فرمایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم T.O. Shaboyede صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "Achievements of Ahmadiyyat"۔ دوسری تقریر مکرم Dr. Saeed Temelin صاحب نے شریعت کے موضوع پر فرمائی۔ اور تیسری تقریر Dr.M.A. Fashola صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "Islam- the only solution to World Economic ,Social & Political Problems"۔

تمام تقاریر معیاری اور بڑی محنت سے تیار کی گئی تھیں۔ تمام احباب اور خواتین نے توجہ سے ان تقاریر کو سنا۔ یہ اجلاس چار بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔ کھانے کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

لجنہ، اطفال اور ناصرات کے لئے الگ الگ جلسہ گاہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ ان سب تک تقاریر پہنچانے کے لئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔

دوسرا اجلاس

پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی تقریباً پانچ بجے شام شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم الحاج H.O.Sunmonu سابق امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے فرمائی۔

اس اجلاس میں مکرم الحاج A.A. Balogum نے پہلی تقریر کی۔ تقریر کا عنوان تھا "آنحضرت ﷺ بطور رحمۃ للعالمین"۔

دوسری اور آخری تقریر مکرم مولانا عبداللطیف الوری صاحب نے 'انفاق فی سبیل اللہ' کے موضوع پر کی۔ قرآن شریف کی آیات اور احادیث نبویہ کی روشنی میں احسن رنگ میں تقریر تیار کی گئی تھی اور تمام مرد و خواتین نے دونوں تقاریر سے استفادہ کیا۔

اس اجلاس میں اس شہر کے چیف تشریف لائے اور دوسرے مسلمانوں کے چیف امام کے نمائندہ نے شرکت کی۔ مہمانوں کا تعارف کروایا گیا اور خوش آمدید کہا گیا۔ انہوں نے بھی اپنی مختصر تقاریر میں جماعت کی خدمات کو سراہا اور اس جلسہ پر بلانے کے لئے شکریہ ادا کیا۔

شام سات بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد ایک گھنٹہ کے لئے مجلس سوال و جواب ہوئی۔

ضیافت کے تمام انتظامات کی نگرانی مکرم معلم محمد قاسم Oyckola نے کی۔

دوسرا دن

جلسہ تربیت کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ صبح ساڑھے چار بجے مکرم معلم عبدالقہار صاحب نے نماز تہجد پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم مکرم معلم محمد قاسم صاحب نے دیا۔ اور درس حدیث مکرم معلم عبدالرزاق عبدالرشید نے دیا جبکہ درس ملفوظات مکرم معلم عبدالقہار صاحب نے دیا۔

اختتامی اجلاس

صبح نو بجے اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر خاکسار مولوی ذکراللہ ایوب نے "Efficacy of Prayer" کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم معلم محمد جامع صاحب نے "Path of Progress growth of Taqwa" کے موضوع پر فرمائی۔

ان دو تقاریر کے بعد جماعت کے ایک داعی الی اللہ مکرم الحاج A.A.Anifowoshe نے اس علاقہ کی دو لوکل گورنمنٹ Ibeju/Lekki, Eti-osa میں تبلیغی کاموں کی رپورٹ دی۔ انہوں نے بتایا کہ پچھلے دو سالوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں ۶۹۲۰ لوگوں نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ الحمدللہ

اجلاس کے اختتام پر مکرم الحاجی الحسن، نائب امیر نے اختتامی خطاب سے نوازا۔ آپ نے دعا کی اہمیت اور اصلاح معاشرہ کی طرف توجہ دلائی۔

اختتامی دعا مکرم مولوی عبدالخالق نیر صاحب مشنری انچارج نائیجیریا نے کرائی اس طرح دوپہر ایک بجے لیگوس سٹیٹ کا پہلا جلسہ تربیت بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس موقع پر شعبہ آڈیو ویڈیو نے اپنا خیمہ لگایا ہوا تھا جس میں جماعت کی مختلف قسم کی آڈیو و ویڈیو کیسٹس فروخت ہوتی رہیں۔ انہوں نے رات کو احباب و خواتین کو ویڈیو دکھانے کا پروگرام بھی بنایا ہوا تھا۔

شعبہ نمائش نے بھی اپنا ٹینٹ علیحدہ لگایا ہوا تھا۔ کتابوں کی نمائش کے علاوہ حضور ایدہ اللہ کی کتب اور جماعتی لٹریچر بھی فروخت کیا گیا۔

اس جلسہ میں شامل ہونے والے مرد، خواتین اور بچوں کی تعداد ۱۰۴۵ تھی جن میں ۱۰۰ نومبایعین بھی شامل ہیں۔ اس جلسہ کے انتظامات کے لئے کارکنان کی تعداد ۲۵ تھی۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کام کرنے والوں کو اجر عظیم سے نوازے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ نیز شامل ہونے والے تمام مرد، خواتین اور بچوں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے نوازے، اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ان کی نسلوں کو بھی احمدیت کے نور سے منور رکھے۔ آمین

اعلان نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۶/ مئی ۲۰۰۱ء بروز ہفتہ بعد از نماز عصر مسجد فضل لندن میں عزیزہ فریدہ احمد بنت مکرم امتیاز احمد صاحب ساکن لندن کا نکاح عزیزم انوار احمد میر ابن مکرم انصار احمد میر صاحب ساکن لندن کے ساتھ ۲۵ ہزار پاؤنڈز حق مہر پر پڑھایا۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ نے مسنون خطبہ کے بعد فرمایا کہ عزیزہ فریدہ سے میں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں اس کا نکاح خود پڑھاؤں گا۔ اس بچی میں بہت سی ایسی خوبیاں ہیں جن کی وجہ سے میں نے اس سے یہ وعدہ کیا تھا لیکن اس کے علاوہ اس کی والدہ عارفہ امتیاز اور امتیاز صاحب حقیقت میں واقف زندگی ہیں اگرچہ ظاہری طور پر وقف نہیں کیا ہوا لیکن خدمت خلق کے لئے جو ہمارے کام ہو رہے ہیں خاص طور پر ہومیو پیتھی میں اس میں ان دونوں نے بہت ہی اعلیٰ درجے کی خدمات سر انجام دی ہیں اور دے رہے ہیں۔ اور گھر پر بھی ان کو ہر وقت یہی مصروفیت رہتی ہے۔ کل مجھے پتہ چلا کہ فریدہ کچھ بیچاری گھبرائی ہوئی ہے۔ میں نے فون کرنا چاہا کہ اس کو تسلی دوں تو دس منٹ تک فون ہی نہیں مل رہا تھا۔ تو پتہ چلا کہ فریدہ کی اماں کے کچھ مریض ہیں جو فون پر پیچھا نہیں چھوڑ رہے کہ ہمیں فون پر بتاؤ کہ کیا کرنا ہے، کیا نہیں کرنا۔ تو بہرحال یہ خاندان اسی طرح وقف ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر (حفیظ) صاحب کا بھی جو جہیری بیگم وغیرہ کا خاندان ہے وہ بھی وقف ہے ہومیو پیتھی کے لئے۔ یہ بظاہر تو ہومیو پیتھی کے لئے وقف ہے لیکن اصل میں خدمت خلق ہے۔ بہت غیر معمولی خدمت خلق کرتے ہیں یہ لوگ۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ایجاب و قبول کروایا اور یہ کہتے ہوئے اجتماعی دعا کروائی کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جو چار تقویٰ کے گیٹ لگائے ہیں ان گیٹوں (Gates) سے گزر کر یہ اپنی زندگیاں سنوارنے والے بنیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے دین و دنیا ہر لحاظ سے بہت مبارک فرمائے۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

سب سے پیارا نذرانہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"جہاں تک میرے دل کا تعلق ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سے زیادہ پیارا اور اس سے زیادہ عزیز نذرانہ میرے لئے اور کوئی نہیں ہوگا کہ احمدی خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا، مجھے دعا کے ساتھ یہ لکھے کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان لوگوں میں داخل ہو گیا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں جن کا عمل صالح ہے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸/ جنوری ۱۹۸۳ء)

جولائی کے آخری ہفتہ سے سیل SSV کا آغاز

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقعہ پر موسم کی مناسبت سے نئے ڈیزائن

بیلا بوتیک

ANDERUNGSSCHNEIDEREI

ہماری ٹیلرنگ شاپ میں ہر طرح کے زنانہ و مردانہ ملبوسات کی سلائی اور مرمت کا انتظام

Tel: 069 24246490 + 069 24279400
Kaiser Str. 64 Laden 31-35 Frankfurt (Germany)
e-mail: belaboutique@aut.com
www bella-boutique.de

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

(منعقدہ ۲ر جون ۲۰۰۰ء بمقام بیت السلام برسلز۔ بلجیم)

(مرتبہ: نصیر احمد شاھد۔ مبلغ سلسلہ بلجیم)

(قسط نمبر ۲)

بیت السلام برسلز(بلجیم) میں ۲ر جون ۲۰۰۰ء کو منعقدہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک مجلس عرفان میں سے بعض سوالات قبل ازیں الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکے ہیں۔ اسی مجلس سے بعض مزید سوالات مع جوابات اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہیں۔ (ادارہ)

سوال: خاکسار جہاں کام کرتا ہے وہاں ۷۳ ہزار مرغی روزانہ ذبح ہوتی ہے اور مجھے ہی ان کے حلال ہونے کا سرٹیفکیٹ دینا پڑتا ہے۔ خاکسار بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھتا رہتا ہے۔ کیا یہ مرغیاں حلال ہونگی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ غذا کی خاطر کاٹی جانے والی مرغیاں جن کا خون بہہ جاتا ہے حلال ہو جاتی ہیں۔ اور یہ تو ویسے بھی بسم اللہ پڑھتے رہتے ہیں تو ایسی مرغی کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

☆......☆......☆......☆

سوال: جب ہمیں پتہ ہے کہ انسان کی عمر اتنی ہی ہے جتنی لکھی ہوئی ہے تو پھر بیمار پڑنے پر ہم دعا کیوں کرتے ہیں کہ اے اللہ لمبی عمر عطا فرما؟

جواب: اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ لکھی ہوئی عمر کی جو بات ہے وہ اس طرح نہیں جیسے وہ (سوال کرنے والی خاتون) سمجھ رہی ہیں۔ لمبی لکھی ہوئی عمر سے مراد عمر کی انتہاء ہے جو ہر شخص کی لکھی ہوئی ہے۔ Genetically بھی لکھی ہوئی ہوتی ہے۔ یا اور جو لکھنے کے طریق ہیں خدا کے نزدیک۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً جس طرح آپ کسی کل پرزے کی عمر لکھتے ہیں کہ یہ اتنے سال سے زیادہ نہیں چلنا چاہئے۔ ہر پُل جو بنایا جاتا ہے انجینئر اس کی عمر لکھتے ہیں۔ وہ علم الیقین نہیں ہوتا۔ ان کو پتہ ہے کہ اتنی دیر میں یہ پرزے ضائع ہو جائیں گے۔ ایچ پیچ اس کے ڈھیلے ہو جائیں گے۔ اس لئے فلاں عرصہ کے بعد اگر یہ پل خود نہ ٹوٹا تو توڑ دیا جائے ورنہ خطرہ ہوگا۔ تو اسی طرح خدا تعالیٰ نے ہر تخلیق کی، ہر شخص، ہر وجود اور ہر جانور جو پیدا کرتا ہے اس کی طبعی سرشت اور حالات اور Genetic احکامات کے مطابق اس کی عمر کی آخر حد مقرر کی ہوئی ہے۔ اس حد سے کوئی دعا بھی بڑھا نہیں سکتی۔ لازماً اس حد تک پہنچنے تک وہ فوت ہو چکا ہوگا۔ حادثات کی تقدیر اس کے علاوہ ہے۔ ایسا شخص حادثات کا شکار ہو کر بہت پہلے بھی مر سکتا ہے۔ ایک شخص بدپرہیزیاں کر کے ذیابیطس لگوالے تو وہ اپنی تقدیری عمر کو نہیں پہنچے گا، پہلے مر سکتا ہے۔ کھانے پینے کی بھی مناسب احتیاط کرنی چاہئے۔ ہر لحاظ سے صحت کا خیال رکھنا چاہئے۔ پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے طبعی عمر کی وسعت تک انسان پہنچ سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے لمبی عمر کا نسخہ یہ بیان فرمایا ہے کہ انسان دوسروں کی خدمت کرے، غریبوں کی، بنی نوع انسان کی اگر یہ خدمت کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ زندگی کے دن بڑھا دے گا۔ کیونکہ ان بے چاروں کی دعائیں اس کو پہنچتی رہیں گی کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھا دے۔

☆......☆......☆......☆

سوال: فضا کو گندہ کرنے اور درخت کاٹنے کے خلاف اسلام کی کیا تعلیم ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے جو تعلیم دی ہے اس کے مطابق تو درختوں کو کاٹنا مناسب نہیں۔ قانون قدرت کی جہاں تک ممکن ہو حفاظت کرنی چاہئے۔ بغیر ضرورت نہ درختوں کو کاٹنا چاہئے اور نہ جانوروں کو مارنا چاہئے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ اگر انسان اپنی ضرورت کے لئے کاٹے جیسے دنیا میں کاٹے جاتے ہیں تو اس کی جگہ اور درخت لگائے۔ بلکہ اسلامی تعلیم کے مطابق بہتر ہے کہ اگر ایک درخت کاٹتا ہے تو ۱۰ لگائے تا بنی نوع انسان کو ان کا فائدہ پہنچ سکے۔ تو یہ اسلامی تعلیم کی روح ہے جس کے نتیجہ میں ہوا کی کثافت سے انسانیت بچ سکتی ہے۔ ان (یورپی) لوگوں کا بھی غالباً یہی قانون ہے کہ اگر درخت کاٹنا پڑے یا کاٹنا ضروری ہو جائے تو اس کی جگہ اور لگاؤ۔

☆......☆......☆......☆

سوال: واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰؑ افغانستان کے علاقہ میں آئے، پھر کشمیر تک گئے۔ کیا اس دوران بائبل کا نزول ہوا؟

جواب: اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بڑا معقول سوال ہے۔ ضرور آپ کو وحی ہوتی رہی ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ نبی پر وفات تک وحی نہ ہوتی رہے۔ فرمایا اوامر ونواہی کی وحی اور چیز ہے وہ زندگی میں موت سے قبل ختم ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم میں جو آخری آیت بیان کی جاتی ہے: ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ......الخ﴾ اس کے بعد بھی وحی نازل ہوتی رہی ہے۔ اور قطعیت سے احادیث سے ثابت ہے۔ اور وہ وحی اوامر ونواہی کے احکامات پر مشتمل نہ تھی۔ تو آپ کا سوال بڑا معقول ہے اور اس کے متعلق احمدی محققین کو تحقیق کرنی چاہئے کہ کیا ایسی وحی کی بھی اطلاع ملتی ہے کہ جو انجیل میں نہ ہو اور بعد میں آپ پر نازل ہوئی ہو۔ اس ضمن میں سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس انجیل کا مطالعہ کیا جائے جو کابل میں کہیں موجود ہے۔ اور مطالعہ اس نظر سے کیا جائے۔ اگر وہاں کے حالات اس کی اجازت دیں تو کوئی احمدی سکالر اس کے لئے وقف کرے اور پھر بعد میں ان اناجیل کا مطالعہ کرے اور ان اناجیل سے ان کا مقابلہ کرے جو مسیح کی ہجرت سے پہلے حضرت مسیح نے بیان کی تھیں۔ تو پھر ممکن ہے کہ ایسی آیات مل جائیں جن کا پرانی اناجیل میں ذکر نہ ہو۔

☆......☆......☆......☆

سوال: ایک بچے نے سوال کیا کہ جب ہم اللہ میاں کے پاس چلے جائیں گے تو کیا اپنے والدین سے مل سکیں گے؟

جواب: اس سوال پر حضور ایدہ اللہ نے بچے کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں۔ اس کے مثبت جواب پر فرمایا تو پھر یہ کیوں کہتے ہو۔ دعا کرو اللہ انہیں لمبی عمر دے۔ پھر فرمایا کہ آخرت میں جو نیک لوگ ہوں گے وہ آپس میں ضرور ملیں گے۔

☆......☆......☆......☆

سوال: روحانی اور دنیاوی نظام دیکھیں تو روحانی نظام میں ہماری رہنمائی کیلئے انبیاء کا سلسلہ ملتا ہے جو خدا سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ جبکہ دنیاوی نظام میں سائنسدان ہیں انہیں خدا نے نہیں بھیجا ہوتا۔

جواب: اس بارہ میں حضور انور نے فرمایا قرآن کریم کا مطالعہ کریں تو اس بارہ میں بکثرت اس سوال کا جواب ملتا ہے۔ سورۃ الزلزال کا مطالعہ کریں ﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا......﴾ زمین جو اپنے راز اگلے گی تو خود بخود نہیں اگلے گی۔ خدا کی وحی ہوگی زمین کی طرف کہ اب زمانہ آگیا ہے کہ اپنے سارے راز اگل دے۔ انسان کہے گا کہ کیا ہو گیا ہے۔ کیسے عجیب عجیب راز اگل رہی ہے۔ یہ اس لئے ہوگا کہ ﴿بِاَنَّ رَبَّکَ اَوْحٰی لَهَا﴾ یعنی اس زمین کی طرف تیرے رب کی وحی ہوگی کہ راز اگلے۔ حضور نے فرمایا کہ دیکھیں آپ کے سوال کا جواب تو قرآن کریم میں موجود ہے۔

جہاں تک سائنسی رہنمائی کا تعلق ہے اس بارے میں حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں جتنے بھی سائنس دان ہیں ان کے اساتذہ ان پر بڑی محنت کرتے ہیں۔ پورے بورڈ ہوتے ہیں یونیورسٹیوں میں جو ایسے طالبعلموں کی ہر وقت رہنمائی کرتے ہیں۔ ان کو بتاتے ہیں کہ اب یہ تجربے شروع کرو، اب یہ تجربے کرو، اس لائن پر چلو تو تمہیں زیادہ فائدہ ہوگا۔ تو رہنمائی تو ہر انسان کا مقدر ہے۔ اس کے بغیر تو انسان چل نہیں سکتا۔

دونوں نظاموں کو قبول کرنے اور ان سے استفادہ کے بارہ میں سوال کے جواب میں فرمایا کہ فائدہ اسی کو حاصل ہوگا جو قبول کرے گا۔ اس لئے جو نبی کی رہنمائی کو قبول کرتا ہے اس کو فائدہ پہنچے گا ورنہ ویسے ہی چٹا کورا رہے گا۔

سائنس دان نبی کی طرح دعویٰ نہیں کرتا کہ خدا کی طرف سے ہے لیکن ایک علم اس کو آتا ہے اور خدا کے حکم سے زمین اس علم کو اُگل رہی ہے جو اسے حاصل ہوا ہے۔ اور ہر وہ شخص اس سے فائدہ اٹھاتا ہے جو اس کے سامنے زانوئے ادب طے کرے۔ بالکل یہی صورت انبیاء کے دعویٰ کی ہے۔ ان سے جو ادب کا سلوک کرے، آپ علم سیکھنے کی خواہش کرے، اللہ تعالیٰ علم عطا کرتا ہے۔ باقی ابو جہل کی طرح جاہل کے جاہل ہی مر جاتے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

سوال: حضرت موسیٰؑ کو جو تختیاں دی گئی تھیں ان پر تحریریں کیسے ممکن تھیں؟

جواب: اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پرانے زمانوں میں پتھروں پر لکھنے کا رواج تھا اور حضرت موسیٰؑ سے پہلے پیغامبروں نے جو تعلیم دی تھی یہ ان کی تختیاں تھیں۔ جس طرح زمین سے، غاروں سے پرانے زمانے کے دفینے آجکل نکلتے ہیں، جیسے Dead Sea Scrolls جو بحر مردار کے پاس دفن صحیفے دریافت ہوئے ہیں اور ان پر لکھا ہوا بھی موجود ہے تو اسی طرح اللہ تعالیٰ اس وقت کے ایمان کو تازہ کرنے کے لئے پرانے زمانہ کی تحریروں کو زمین سے اچھالتا رہتا ہے اور یہی واقعہ اس وقت ہوا تھا۔ حضرت موسیٰؑ کو تو پتہ نہ تھا کہ کس پہاڑ میں کس غار میں کچھ تختیاں ہیں۔ یہ ایک نشان تھا۔ آپ کو اللہ نے دعوت دی اور ایسی غار دکھائی جہاں وہ تختیاں موجود تھیں۔ چنانچہ آپ نے وہ اٹھائیں اور قوم کی طرف چلے گئے۔ باقی قصہ قرآن کریم میں سارا لکھا ہوا ہے۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

ہاتھ بڑھانا......

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۳؍مارچ ۲۰۰۰ء میں مکرم عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ نے محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ قیام پاکستان کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب کو دہلی کی دکان کے بدلے ایک دکان مال روڈ لاہور پر الاٹ ہوئی جس کا نام Arsuco رکھ کر محترم میاں صاحب نے اُس میں کاروبار شروع کیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کو اس دکانداری کا علم ہوا تو آپؓ نے محترم میاں صاحب کو بلا کر فرمایا: "میاں رزق حلال کمانے کے لئے جو کاروبار تم کرنا چاہو، بے شک کرو۔ مگر خیال رہے کہ مَیں حضرت مسیح موعودؑ کے کسی فرزند کو کاؤنٹر پر بیٹھ کر فروخت کردہ مال کی قیمت وصول کرنے کے لئے بھی ہاتھ بڑھاتے دیکھنا پسند نہیں کرتا"۔ اگرچہ یہ قیمت وصول کرنے کے لئے ہاتھ بڑھانا تھا اور ہاتھ پھیلانے والی بات ہرگز نہیں تھی لیکن قمر روحانی کو اپنا حق لینے کے لئے بھی ہاتھ بڑھانا پسند نہیں تھا۔

اسی مضمون میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے حوالہ سے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا یہ واقعہ بھی درج ہے کہ حضورؓ کے ناک کی حس بہت تیز تھی، آپ گائے یا بھینس کے دودھ کا ایک گھونٹ لے کر بتادیتے کہ جانور نے کونسا چارہ کھایا ہے۔ کسی قسم کی بدبو کی برداشت نہیں تھی۔ حضورؓ عموماً عطر کا استعمال فرماتے تھے اور عطر بنانے کا شوق بھی رکھتے تھے۔ ایک دفعہ جب کوئی نیا عطر بنایا تو ہماری بڑی بہن کو بلا کر یہ پوچھنے کے لئے کہ یہ عطر کیسا ہے، فرمایا: ہاتھ آگے کرو۔ ہماری ہمشیرہ نے اپنی ہتھیلی آگے کی تو فرمایا: اس طرح نہیں، ہاتھ اُلٹا کرکے میرے سامنے کرو، سیدھا ہاتھ آگے کرنے سے مانگنے کی عادت پڑ سکتی ہے، جو مَیں اپنی اولاد میں برداشت نہیں کر سکتا۔

حضرت سالمؓ مولیٰ ابی حذیفہؓ

ربوہ کے دو رسائل ماہنامہ "خالد" اور ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" کے پبلشر محترم مبارک احمد خالد صاحب کی وفات کے بعد نئے پبلشر کی اجازت ملنے تک یہ رسائل قانوناً طبع نہیں کئے جاسکتے تھے۔ اس عرصہ کے دوران یہ رسائل کو لاہور سے ہفت روزہ "سیر روحانی" کے نام سے شائع کئے جاتے رہے۔

اس رسالہ کے ۱۵ تا ۲۱؍جون ۲۰۰۰ء کے شمارہ میں حضرت سالمؓ کے بارہ میں ایک مضمون مکرم غلام مصباح صاحب کے قلم سے شائع ہوا ہے۔ آپؓ کا نام سالمؓ اور کنیت ابوعبداللہ تھی۔ ایران آپؓ کا وطن تھا۔ بچپن ہی میں آپؓ قیدی بنا کر لائے گئے اور مدینہ میں غلام کے طور پر فروخت کئے گئے۔

ابتدائے اسلام میں آپؓ اپنے آقا حضرت ابوحذیفہؓ کے ساتھ مکہ میں ہی مقیم تھے۔ دونوں نے اسلام کا پیغام سنا تو آنحضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ جس کے بعد حضرت ابوحذیفہؓ نے حضرت سالمؓ کو آزاد کردیا لیکن چونکہ آپؓ کو اپنے مالک سے بہت محبت تھی اس لئے آپؓ اُنہی کے پاس رہنے لگے اور انہوں نے آپؓ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا۔

جب آنحضور ﷺ نے مسلمانوں کو ہجرت کا حکم دیا تو حضرت سالمؓ بھی حضرت ابوحذیفہؓ کے ہمراہ مدینہ ہجرت کر گئے اور قبا میں رہائش پذیر ہوئے۔ چونکہ آپؓ کو قرآن کریم کا بہت سا حصہ زبانی یاد تھا اس لئے آپؓ مسجد قبا میں نمازوں کی امامت کروایا کرتے تھے۔ مؤاخات کے موقع پر آپؓ کو حضرت معاذ انصاریؓ کا بھائی بنایا گیا۔

حضرت سالمؓ نے تمام غزوات اور اہم جنگوں میں شرکت کی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں جنگ یمامہ میں شامل ہوئے۔ عَلم آپؓ کے پاس تھا۔ نہایت جوش سے کفار پر حملہ کیا۔ جب مسلمانوں کے پاؤں اکھڑتے ہوئے دیکھے تو فرمایا: افسوس! رسول اللہ ﷺ کے عہد میں تو ہمارا یہ حال نہ تھا۔ پہلے آپؓ کا داہنا ہاتھ کٹا تو آپؓ نے عَلم بائیں ہاتھ میں پکڑ لیا۔ جب بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو عَلم سینے سے چمٹا لیا یہاں تک کہ شہید ہوگئے۔

چونکہ آپؓ غرباء کی مدد میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے اس لئے آپؓ نے اپنے پیچھے زیادہ مال نہیں چھوڑا بلکہ یہ وصیت فرمائی کہ متروکہ مال میں سے تیسرا حصہ مختلف اسلامی ضروریات اور غلاموں کی آزادی کے لئے خرچ کیا جائے اور تیسرا حصہ میرے سابق آقاؤں کو دیدیا جائے۔

حضرت سالمؓ کا شمار بہت بلند مرتبہ صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپ فن قراءت کے امام سمجھے جاتے تھے۔ آنحضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ قراءت چار آدمیوں سے سیکھو: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت سالمؓ مولیٰ ابی حذیفہؓ، حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ۔

ایک بار آنحضور ﷺ نے آپؓ کی تلاوت قرآن سن کر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ تم جیسے لوگوں کو میری امت میں پیدا کیا۔

حضرت عمر فاروقؓ نے ایک بار ایک مجلس میں ہر شخص سے دریافت فرمایا کہ اُس کی سب سے بڑی نیک خواہش کیا ہے۔ جب سب حاضرین اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کر چکے تو آپؓ نے فرمایا "میری تمنا ہے کہ میرا گھر ابوعبیدہ بن جراحؓ، معاذ بن جبلؓ، سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ اور حذیفہ بن یمانؓ جیسے بزرگوں سے بھرا ہوتا"۔

انٹرویو مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب

ہفت روزہ "سیر روحانی" ۱۵ تا ۲۱؍جون ۲۰۰۰ء کے شمارہ میں محترم قریشی محمد عبداللہ صاحب (آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ پاکستان) کا انٹرویو شائع ہوا ہے جو مکرم طاہر محمود مبشر صاحب اور راجہ برہان احمد طالع صاحب نے قلمبند کیا ہے۔

مکرم قریشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے آباء واجداد سے ہی ہمارا وطن قادیان چلا آرہا ہے۔ مَیں اُس مکان میں پیدا ہوا جو مسجد اقصیٰ کے قریب سکھوں کی گلی میں واقع ہے۔ میرے والد حضرت میاں شیخ محمد قریشی صاحبؓ نے اپنے خاندان میں سب سے پہلے بیعت کی۔ اُس وقت اُن کی عمر بارہ سال تھی۔ وہ قادیان کے ابتدائی ڈاکخانہ میں بطور پوسٹ مین ملازم تھے۔ ۱۹۳۴ء میں ریٹائرڈ ہوئے اور تقسیم ہند کے بعد پاکستان آگئے۔ وفات کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ میرے دادا اور دادی بھی صحابہؓ میں شامل تھے۔ میری دادی حضرت عالم بی بی صاحبہؓ حضرت اماں جانؓ کی سہیلی تھیں اور ان کے کاموں میں ہاتھ بٹایا کرتی تھیں۔

ایک دن جب آپؓ حضرت اماں جانؓ کے ساتھ رضائی سی رہی تھیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ چند مہمان آئے ہیں، لنگر خانے میں اس وقت کھانا نہیں ہے۔ میری دادی صاحبہؓ نے عرض کیا کہ حضور! کافی دیر ہوئی، ملازمہ میرے لئے کھانا دے کر گئی تھی، مَیں کام میں مصروف تھی اس لئے مَیں نے نہیں کھایا۔ کھانا اُسی طرح طاقچہ میں پڑا ہے۔ چنانچہ حضورؑ وہ کھانا لے گئے اور مہمانوں کو کھلا کر واپس تشریف لائے تو فرمایا: آج تو عالم بی بی کے کھانے نے ہماری لاج رکھ لی۔ عالم بی بی تو بڑی صابر ہے۔

مَیں ۱۵؍اکتوبر ۱۹۱۳ء کو پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم بھی قادیان میں ہی حاصل کی۔ ۱۹۴۰ء میں صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت "ریویو آف ریلیجنز" میں اکاؤنٹنٹ کے طور پر شروع کی۔ پھر کئی محکموں میں کام کیا۔ دوران ملازمت انٹرمیڈیٹ اور ۷۱ء میں بی۔اے بھی کرلیا۔ ۷۳ء سے صدر انجمن احمدیہ کا آڈیٹر چلا آرہا ہوں۔ اس کے علاوہ مجلس انصاراللہ پاکستان کا بھی آڈیٹر ہوں۔ قادیان کے زمانہ میں اپنے محلّہ کا زعیم خدام الاحمدیہ اور صدر جماعت بھی رہا۔

۲۲؍اگست ۱۹۴۷ء کی صبح مجھے محاسب مکرم مرزا عبدالغنی صاحب نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سے ہدایات لینے کا کہا۔ فجر کی نماز کے بعد مَیں سیدھا میاں صاحبؓ کے گھر چلا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ ابھی لاہور جائیں۔ مَیں سیدھا دفتر پہنچا اور وہاں سے محلّہ دارالحمد چلا گیا جہاں حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے بیٹے محمد احمد صاحب (جو پائلٹ تھے) اپنے چھوٹے جہاز کے ساتھ تیار کھڑے تھے۔ مَیں نے حضرت میاں صاحبؓ کی چٹ انہیں دکھائی اور جہاز میں بیٹھ گیا۔ کچھ دیر میں ہم لاہور پہنچ گئے۔ وہاں جاتے ہی کام شروع ہوگیا لوگ جماعت کی رقوم جمع کروانے لگے۔ چند روز بعد جودھامل بلڈنگ میں مجھے کمرہ مل گیا۔ پھر سٹاف بھی نیا بھرتی کرنا پڑا۔

مجھے حضرت مصلح موعودؓ کے ذاتی امور میں بھی آپؓ کا آڈیٹر ہونے کا شرف حاصل ہے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضور انور ایدہ اللہ کے زمانہ میں صدر انجمن کے آڈیٹر کے طور پر مَیں نے کئی ایسی صفات حسنہ دیکھی ہیں جو عام بندوں کی نگاہ میں نہیں۔ ان تینوں بزرگ خلفاء کو بچوں سے خصوصاً طلباء سے بہت پیار و محبت سے پیش آتے دیکھا، نادار مریضوں، بیوگان اور یتامیٰ کے لئے ان کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے، کبھی کسی ضرورت مند کو اس در سے خالی جاتے نہیں دیکھا۔

۶۴ء یا ۱۹۶۵ء میں جب مَیں دفتر خزانہ کا ہیڈ کیشیئر تھا تو ایک روز میرا ایک سو روپیہ کم ہوگیا۔ کچھ دنوں کے وقفہ سے دو تین بار ایسا ہی ہوا۔ میرے اسسٹنٹ نے بتایا کہ اُس کے بھی ایک سو روپے کم ہوگئے ہیں۔ مَیں سخت پریشانی میں دعا کرتا رہا کہ ایک دن زور سے آواز آئی کہ فلاں چور ہے۔ مَیں نے اسسٹنٹ سے پوچھا کہ کیا اُسے بھی کوئی آواز آئی ہے۔ اُس نے کہا: نہیں۔ مَیں سمجھ گیا کہ یہ خدائی آواز ہے۔ جس کا نام بتایا گیا تھا، بعد میں اُسے محتسب کے ذریعہ بلا کر دھمکایا گیا تو اُس نے جرم کا اقرار کرلیا۔

اسی طرح ایک دفعہ میرا ایک ہزار روپیہ گُم ہوگیا۔ مَیں صبح و شام دعا کرتا رہا۔ ایک دن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی اُس وصیت کے مطابق دعا کی جو آپؓ نے اپنی وفات سے پہلے اپنے بچوں کو کی تھی کہ جب کوئی مشکل وقت آپڑے تو شہر کے باہر کسی اونچی جگہ پر چڑھ کر دعا کرنا کہ اے نورالدین کے ربّ! نورالدین تجھے بہت پیارا تھا، تُو اُس کی دعاؤں کو قبول فرمالیتا تھا۔ مَیں اس مشکل میں مبتلا ہوگیا ہوں، اسے دُور فرما"۔ مَیں نے روتے ہوئے دعا کی اور واپس گھر آگیا۔ اگلے ہی روز مجھے ایک ہزار روپیہ واپس مل گیا جو مَیں غلطی سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اکاؤنٹنٹ کو دے بیٹھا تھا۔

مَیں نے ساری زندگی کبھی کسی کام کو عار نہیں سمجھا۔ گزارہ کرنے کے لئے ٹیوشنیں بھی پڑھائیں۔ اپنے کچے گھر کو خود آہستہ آہستہ پکی اینٹیں منگوا کر پکا کرلیا۔ خود چھتوں پر لپائی بھی کی، صحن کا فرش بھی ڈالا۔ بچوں کو تعلیم بھی دلوائی۔ میرا یہی پیغام دوسروں کے لئے بھی ہے کہ کبھی کسی کام کو کرنے میں عار نہ محسوس کریں۔

Muslim TV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

16/07/2001 - 22/07/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours.
For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344
ALL TIMES ARE NOW GIVEN IN GMT

Monday 23 July 2001

00.00 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.50 Children's Corner: Class with Huzoor Class No.139, Rec:27.02.99 First Part
02.00 MTA USA: Bow Hunting Public Land
02.55 Ruhani Khazaine
17[th] Programme of Volume 3 of Izala Oham
Organised by Jama'at Ahmadiyyat Rabwah
03.35 Rencontre avec les Francophones Rec: 9.07.01
4.30 Learning Chinese Lesson No. 224,
4.31 Liqa Ma'al Arab: Session No.358 Rec.18.12.97
06.00 Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.10 Interview: of Saqib Zervi Sb – Part 4
08.00 Ruhani Khazaine: ®
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.358 ®
10.00 Indonesian Service: Friday Sermon, Rec:10.03.00 With Indonesian Translation
11.00 Children's Corner: Class with Huzoor
11.20 Learning Chinese: Lesson No.224 ®
12.00 Tilawat, News, Dars ul Hadith
12.40 Bengali Service: Various Items
13.40 Rencontre Avec Les Francophones: ® Rec:09.07.01
15.00 MTA USA: Bow Hunting Public Land ®
Children's Corner: Class with Hazoor Class No.139,
16.30 Learning Chinese ®
17.00 German Service:Begegnung mit Hazoor
18.05 Tilawat
18.20 Rencontre Avec Les Francophones ®
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.358 ®
20.20 Turkish Programme u Speaking Friends
20.50 Rohani Khazaine: Quiz Programme ®
22.30 MTA USA: Documentary ®
23.25 Learning Chinese: Lesson No.224 ®

Tuesday 24th July 2001

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
01.00 Children's Corner: Guldasta No.45 Produced by MTA Pakistan
01.35 Children's Corner: Yassarnal Quran Class Lesson No.4
01.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.199 Rec:13.05.97
02.56 Medical Matters: ' Body Care'
Host: Dr. Sultan Ahmad Mubasher Sahib
Guest: Dr. Abdul Rafq Sami
03.30 Mulaqat With Bengali Friends Rec:17.07.01
04.30 Learning Languages: Le Francais c'est Facile Lesson No.8
04.55 Urdu Class: Lesson No.226 Rec.23.11.96
06.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
06.55 Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 30.06.00
08.00 Medical Matters: 'Body Care' ®
Host: Dr. Sultan Ahmad Mubasher Sb
08.35 Documentary
08.55 Urdu Class: Lesson No.226 ®
09.55 Indonesian Service: Various Programmes
10.55 Children's Corner: Guldasta No.45 ®
11.30 Le Francais c'est Facile: Lesson No.8 ®
12.05 Tilawat, News
12.40 Bengali Service: Various Items
13.40 Bengali Mulaqat: With Huzoor ®Rec:17.07.01
14.40 Documentary ®
15.00 Tarjamatul Quran Class: Lesson No.199 ®
16.00 Children's Corner: Guldasta No.45 ® Produced by MTA Pakistan
16.35 Children's Corner: Yassarnal Quran No.4
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 French Programme: Learning French ® Lesson No.8
18.35 French Programme: Lajna Programme
19.00 UrduClass:LessonNo.226®
20.00 MTA Norway: Book reading
Presented by Noor Ahmad Truls Bolstad Sahib
20.30 Bengali Mulaqat: With Huzoor ®
21.30 Medical Matters: 'Body Care' ®
22.05 Tarjamatul Quran Class: Lesson No.199 ®
23.05 Documentary ®
23.35 Le Francais C'est Facile: Lesson No.8 ®

Wednesday 25[h] July 2001

00.05 Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
01.00 Children's Corner: Hikayatee Shereen Produced by MTA Pakistan
01.25 Children's Corner: Waqfeen e Nau Items
02.00 Documentary: from MTA USA
03.00 MTA Lifestyle: Perahan Sewing Lesson No.4
03.30 Mulaqat: With Huzoor & Atfal Rec:09.02.00
04.45 Learning Languages: Urdu Asbaaq Lesson No.56
Hosted by Maulana Ch. Hadi Ali Sahib
05.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.359 Rec:23.12.99
06.05 Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
07.00 Swahili Programme: Muzakhrah
Hosted by Abdul Basit Shahid Sahib
07.45 Swahili Programme: Dars ul Hadith
08.05 MTA Lifestyle: Perahan – Sewing Lessons No.4 ®
09.00 Liqaa Ma'al Arab: Session No.359 ®
10.00 Indonesian Service : Tilawat, Thausauf, Fisafat A Islam
10.50 Children's Corner: Waqfeen e Nau Items ®
12.05 Tilawat, News
12.40 Bengali Service: Various Items
13.40 Mulaqat: Hadhrat Khalifatul Masih IV With Atfal ®
15.00 Documentary: From MTA USA
16.00 Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
16.30 Learning Languages: Urdu Asbaaq No.56 ®
17.00 German Service: Regenbogen, Ihre Fragen
18.05 Tilawat
18.10 French Programme: Mulaqat No.5
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.359 Rec. 23.12.99
20.30 Mulaqat: Hadhrat Khalifatul Masih IV With Atfal ®
22.25 MTA Lifestyle: Perahan, Sewing Lesson No.4 ®
23.10 Interview: Roshni ka Safar, A Journey into Light, Guest Rabina Maqsood Sahiba
23.35 Urdu Asbaaq No.56 ®

Thursday 26[th] July 2001

00.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
01.00 Children's Corner: Guldasta No.47 Produced by MTA Pakistan
01.30 Hunar: Dry flower arrangement production of Lajna Imaillah Karachi, Pakistan
02.00 Homeopathy Class: Lesson No.36
By Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec:13.09.94
03.05 Quiz: History of Ahmadiyyat, No.94
Hosted by Faheem Ahmad Khadim Sahib
03.40 Q/A Session: With English Speaking Friends Rec: 29.09.96 Part 1
04.30 Learning Languages: Learning Chinese Lesson No.4
Hosted by Usman Chou Sahib
05.00 Urdu Class: Lesson No.229 Rec: 24.11.96
06.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00 Sindhi Prog.: Quiz Seerat un Nabi (saw)
07.20 Sindhi Prog.: Dars ul Hadith 'Respect for Parents'
08.00 Quiz: History of Ahmadiyyat, No.94
08.35 Speech: By Maulana Abdus Salam Tahir Sb. 'The treatment on unbelievers by The Holy Prophet (SAW)'.
09.00 Urdu Class: Lesson No.229, Rec: 24.11.96 ®
10.00 Indonesian Service: Various Items
11.30 Learning Chinese: Lesson No.4 ®
12.05 Tilawat, News
12.35 Bengali Service: Friday Sermon, Rec:25.08.95
14.45 Q/A Session: With English Speaking Friends, 29.09.96 ®
14.55 Homeopathy Class: Lesson No.36, Rec:13.09.94 ®
16.00 Children's Corner: Guldasta No.47 Produced By MTA Pakistan ®
16.30 Learning Chinese: Lesson No.4 ®
17.05 German Service: Marchen Welt, Lichterkette
18.05 Tilawat
18.15 French Programme: Les a cotes de Jalsa UK 2000, Production of MTA Jalsa
19.05 Urdu Class: Lesson No.229 ®
20.30 Q/A Session: With English Speaking Friends, Rec:29.09.96 ®
21.30 Homeopathy Class: Lesson No.36 ®
22.30 Quiz: History of Ahmadiyyat, No.94 ®
23.30 Learning Chinese: Lesson No.4 ®

Friday 27[th] July 2001

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.55 Children's Corner: from Canada, Class No.57, With Naseem Mehdi Sb
01.55 Majlis-e-Irfan: Huzoor with Urdu Speaking Friends, Rec:20.07.01
02.55 Lajna Magazine: No.5
Produced by MTA Pakistan
Documentary: Exhibition Nusrat Jehan Academy Rabwa 'Junior Section'
04.05 MTA Sports: Badminton Semi Final
Majlis Ansarullah Pakistan
04.45 Urdu Class: Lesson No.230 Rec:06.12.96
06.05 Tilawat, Dars Hadith, News
07.00 Saraiky Programme: Friday Sermon Rec: 02.02.01
07.30 Quiz Programme: In Saraiky Language With Atfal
08.05 Lajna Magazine: Prog. No.5 ®
08.30 MTA Variety: 'Our Magazine'
Host: Yousuf Sohail Shouq Sahib
09.00 Urdu Class: With Huzoor ®
10.10 Indonesian Service: Various Items
10.40 Bengali Service: A Discussion Programme By Lajna Imaillah Narayanganj.
11.15 MTA Sports: Badminton Semi Final. ®
11.50 Nazm & Darood Shareef
12.0 Friday Sermon: Live From London
13.00 Tilawat, News
13.40 Majlis e Irfan: Hazoor With English Speaking Friends Rec.20.07.01
14.35 Documentary: ®
14.55 Friday Sermon: ®
15.55 Children's Corner: Class No.57 ® Produced by MTA Canada
16.55 German Service: Various Items.
18.00 Tilawat, Dars ul Hadith
18.15 French Programme.
19.00 Urdu Class: Lesson No.230 ®
20.30 Friday Sermon ®
21.30 Documentary ®
22.00 Majlis Irfan Rec.27.07.01 ®
22.55 Lajna Magazine: No.5 ®
23.15 MTA Sports: Badminton Semi Final ®

Saturday 28[th] July 2001

00.06 Tilawat, News, Dars ul Hadith
00.55 Children's Corner: Waqfeen-E-Nau Programme No.1
Produced by MTA Pakistan
01.20 Kehkashan Prog: 'Akhlaq-e-Faazla'
Host: Nafees Ahmad Ateeq Sahib
02.00 Friday Sermon: ®
02.55 Computer for Everyone: Part 109
Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
03.30 Mulaqat: With German Speaking Friends Rec:18.07.01
04.30 Learning Language: Urdu Asbaaq Lesson No.4
By Maulana Ch. Hadi Ali Sahib
05.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.360 Rec:24.12.97
06.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
07.05 MTA Mauritius: Class des Enfants
07.55 Tabarukaat: 'Solutions to the Difficulties of Wealth in Islam'
By Hadhrat Ch. Sir Zafrullah Khan Sb.
09.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.360, Rec: 24.12.97 ®
10.00 Indonesian Service: Tilawat, Childrens Corner, Dars Hadith, More.
11.25 Learning Languages: Urdu Asbaq Lesson No.4 ®
12.05 Tilawat, News
12.35 Bengali Service: Various Items
13.30 Mulaqat With German Speaking Friends ®
14.35 Computers For Everyone: Part No.109 ®
15.10 Quiz: Khutbat-e-Imam, Quiz from 19.11.99 Khutba's
15.55 Children's Class: With Huzoor, Rec. 28.07.01
16.55 German Service: Atfal Sports Rally
18.00 Tilawat & French Programme
19.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.360 ®
20.00 Arabic Programme: Tafseer ul Kabir
By Munir Adilbi Sahib – Prog. No.26
20.30 Mulaqat With German Speaking Friends ®
21.30 Computers for Everyone: Part No.109 ®
22.00 Children's Class With Huzoor ®
23.00 Quiz: Khutabate-e-Imam ®
23.35 Learning Languages: Urdu Asbaq No.4 ®

Sunday 29[th] July 2001

00.00 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Quiz Hifze Ishaar No.5
01.30 Darsul Quran: From London
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
Lesson No.4, Rec: 24.12.98
03.00 Hamari Kainat: N.101
Presented by Sayed Tahir Ahmad Sahib
03.30 Mulaqat: Young Lajna and Nasirat Rec:22.07.01
04.30 Learning Languages: French Class No.5
05.00 Urdu Class: Lesson No.231
06.05 Tilawat, News
07.00 Dars ul Quran: Lesson No.4 ®
08.30 Chinese Programme: Book reading
Presented by Usman Chou Sahib Part 12
08.55 Urdu Class: Lesson No.231 ®
09.55 Indonesian Service: Various Items
10.55 Children's Class with By Hadhrat Khalifatul Masih IV Hadhrat Masih IV
Rec:28.07.01®
at, News
12.35 Bengali Service: Various Items
13.35 Mulaqat: Young Lajna and Nasirat Rec: 22.07.01
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00 Friday Sermon: Rec.27.07.01 ®
16.05 Children's Corner: Kuudak No.6®
17.00 German Service: Various Items
18.00 Tilawat
18.20 English Language Programme
19.00 Urdu Class: Lesson No.231 ®
20.30 Mulaqat: With Nasirat & Young Lajna ®
21.35 Dars ul Quran: Lesson No.4 ®
23.25 Learning French: Lesson No.6

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 | Friday, July 20, 2001 | Issue No. 29

حاصل مطالعه

دوست محمد شاهد۔ مؤرخ احمدیت

حاصل مطالعہ

"لشکرِ طیّبہ کا ظالم گروہ"

دیوبندی عالم مولوی محمد اجمل قادری نے اپنی "مجلس ذکر" کے دوران کہا:

"جہاد کے نام پر اور لشکر طیبہ کے نام پر ایک گروہ معرض وجود میں آیا اور انہوں نے جگہ جگہ الدعوۃ ماڈل سکول کھولے۔ اب وہ جہاد کشمیر کے عنوان سے ہمارے نوجوان کو بنیادی عقائد سے برگشتہ کرنے کے لئے غیر ملقد بن کر عقائد اور وہابیوں کے عقائد (جن کا اہل حدیثوں سے بھی دور کا تعلق نہیں) وہ پھیلا رہے ہیں تو مَیں نے کہا کہ دیکھو یہ کتنے ظالم ہیں کہ جس ملک میں ۹۷ فیصد لوگ حنفی مسلک کے مقلد ہیں یہ لشکر طیبہ والے جہاد کے نام پر غیر مقلدیت پھیلا رہے ہیں اور اپنے بزرگوں کے طریقہ دیناور تبلیغ دین کا جو انداز ہے اس کے خلاف وہ کیسا کیسا زہر اگل رہے ہیں۔ پھر ان کا ذہن ہمارے ذکر کرنے کے خلاف اور ہماری تبلیغ کرنے والی جماعتوں کے خلاف "دیکھو جی یہ تو ادھورے دین کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ دین تو جہاد کا نام ہے اوبہ تو منہ میں گولیاں ڈال کے تبلیغ کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور مورخہ ۲۶/فروری تا ۴/مارچ ۲۰۰۰ء صفحہ ۱۳)

"امیر المومنین ملا محمد عمر" کے دربار میں فریاد

قادری صاحب نے مزید بتایا:

"مجھے ملا محمد عمر صاحب کی دعوت پر افغانستان جانا ہوا۔ تو انہوں نے اسامہ بن لادن اور کچھ اور معلومات پر بات کی۔ میں نے کہا یا امیر المومنین سب سے بڑا جو آپ کی حکومت کو خطرہ ہے وہ غیر مقلدین سے ہے اس لئے سعودی عرب، شام اور مصر سے جن لوگوں نے یہاں پر بیس بائیس برس جہاد میں لوگوں میں کام کیا ہے انہوں نے غیر مقلدیت پھیلانے میں کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اور یہ حنفیہ کی جگہ ہے اور حنفیہ یہاں دین کا کام کرنے آئے ہیں اور اب آپ یہاں پر جگہ جگہ امام ابو حنیفہؒ کے سیمینار کریں اور لوگوں کو بتائیں کہ روح تقلید کیا ہے۔ ہم مقلد کیوں ہیں اور غیر مقلد ہونے میں ہمارا دین کا کتنا نقصان

ہے۔ تو امیر المومنین نے فرمایا کہ ہم بھی یہ بات محسوس کر رہے ہیں لیکن کیونکہ ہم حالت جنگ میں ہیں ہمیں ایک دم پتہ نہیں لگ رہا"۔

(ایضاً صفحہ ۱۳)

مودودی فتنہ

دیوبندی ماہنامہ "حق چاریار" لاہور فروری ۲۰۰۰ء سے ایک اقتباس:

"حضرت مدنی...... جہاں اپنے متوسلین کی باطنی اصلاح و تربیت فرماتے تھے وہاں ان کو عصری باطل فتنوں سے بھی آگاہ فرماتے تھے۔ ان عصری فتنوں میں ایک مودودیت کا فتنہ بھی ہے اور حضرتؒ نے خصوصیت سے اس فتنہ کا آخری دم تک تعاقب کیا ہے اور باوجود دیگر کثیر مشاغل کے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مودودی دستور اور عقائد کی حقیقت کے نام سے ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس میں عصمت انبیائے کرام علیہم السلام اور صحابہ کرامؓ کے معیار حق ہونے کے بارے میں ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے باطل نظریات کی مدلل تردید فرمائی ہے۔

(۲) مودودی جماعت کے بارے میں حضرتؒ نے فرمایا کہ...... اسلام کے نام سے بہت سی جماعتیں وجود میں آئیں لیکن یہ جماعت جو جماعت اسلامی کے نام سے ہے ان تمام جماعتوں سے بہت زیادہ خطرناک ہے۔

(۳) فرمایا کہ حدیث میں جوامت کے تہتر (۷۳) فرقوں کی خبر آئی ہے اور صرف ایک فرقہ کو ناجی اور دوسرے تمام فرقوں کو غیر ناجی فرمایا گیا ہے مَیں دلائل و براہین کی روشنی میں پورے شرح صدر سے کہتا ہوں کہ یہ جماعت اسلامی بھی انہی غیر ناجی فرقوں میں سے ہے۔

(الجمعیت دہلی شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۱۵۹)

(۴) پاکستان میں مودودی جماعت اسلامی کے موجودہ امیر قاضی حسین احمد صاحب ہیں جو ایک کرشمہ ساز شخصیت ہیں۔ انہوں نے عیسائیوں کو بھی جماعت اسلامی کا رکن بنایا ہے اور جماعت اسلامی کے فارموں پر ان کے دستخط ہیں۔ مودودیت کی حقیقت سمجھنے کے لئے بندہ کا "جوابی مکتوب" کا مطالعہ از بس ضروری ہے"۔

(صفحہ ۵۰۔۵۱)

مودودی اور اشتراکیت

ادارہ استحکام پاکستان کا ترجمان ہفت روزہ "مہارت" لاہور اپنی اشاعت ۲۵ تا ۳۱/جنوری ۲۰۰۰ء صفحہ ۳۲ پر رقمطراز ہے:

"قیام پاکستان سے پہلے ہندوستان کی اشتراکی پارٹی کا بھی بعینہ یہی طریق تھا کہ وہ اپنی خفیہ سوسائٹیوں کا ممبر بنانے سے پہلے ہر آنے والے کو یہ تنبیہ کر دیا کرتے تھے کہ میاں! باہر جانے کی سزا موت ہوگی۔ زراعتی کالج لائیلپور کا ایک طالب علم جسے میں جانتا تھا بے چارہ اسی جرم میں مارا گیا تھا۔ مگر یہ تو ضمناً مجھے ایک بات یاد آ گئی تھی جو مَیں نے کردی کیونکہ اس سے میرے اس نظریہ کو مزید تقویت پہنچتی ہے کہ مودودیت میں اشتراکیت کا رنگ غالب ہے۔ کچھ بعید نہیں کہ مولانا نے کچی عمر میں لینن یا مارکس کے بعض اردو ترجمے پڑھ لئے ہوں اور آئندہ زندگی کے تصورات ڈالنے میں انہوں نے ضرورت سے زیادہ کام کیا ہو"۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)

کابوسانکی (گنی بساؤ۔ مغربی افریقہ) میں احمدیہ مسجد کا شاندار افتتاح

(رپورٹ: رشید احمد طیب۔ مبلغ سلسلہ گنی بساؤ)

خلافت رابعہ کے دور کی عظیم تحریکات میں سے ایک شاندار تحریک "تعمیر یکصد مساجد" کے تحت جماعت احمدیہ گنی بساؤ بھی دیگر ممالک کے شانہ بشانہ مساجد کی تعمیر میں سرگرم عمل ہے۔ چنانچہ گنی بساؤ میں اس سلسلہ کی دوسری مسجد کی تعمیر حال ہی میں پایۂ تکمیل کو پہنچی اور مورخہ ۲۳/مارچ ۲۰۰۱ء بروز جمعۃ المبارک اس مسجد کی افتتاحی تقریب منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی، جو کہ ملک کے جنوبی ریجن کے گاؤں کابوسانکی ٹانڈا (Cabusanki Tanda) میں تعمیر کی گئی ہے اور اس کی تعمیر کے کام کو مکرم حمید احمد صاحب چھینہ ماہر تعمیرات اور ان کے بیٹے مکرم امین احمد چھینہ صاحب واقفین زندگی نے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

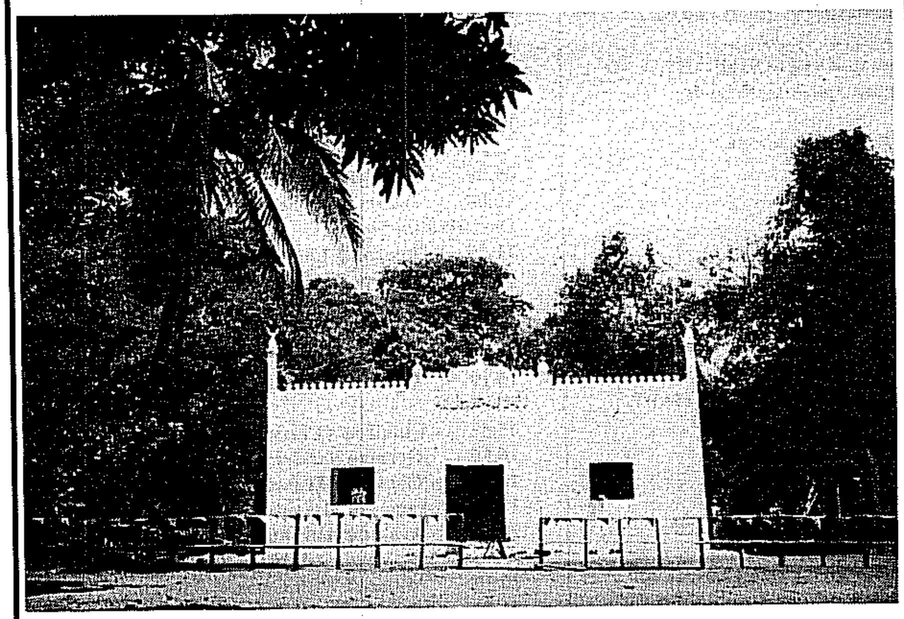

کابوسانکی ٹانڈا (گنی بساؤ) میں نو تعمیر شدہ مسجد کا ایک خوبصورت منظر

مسجد کے ہال میں قریباً دو صد نمازیوں کی گنجائش ہے اور ساتھ ہی وسیع صحن میں بھی کثیر تعداد سما سکتی ہے۔ نہایت سادہ مگر دلکش خوبصورت طرز تعمیر سے تعمیر شدہ یہ مسجد گھنے اور بڑے بڑے درختوں کے علاقہ میں آباد گاؤں میں بہت ہی خوبصورت منظر پیش کرتی ہے۔ اور مسجد کی پیشانی پر کندہ کلمہ طیبہ اور عین سامنے نصب شدہ مسجد احمدیہ کا بورڈ، خاموش تبلیغ کا کام کر رہا ہے۔

افتتاحی تقریب

مسجد کے افتتاح کی باقاعدہ تقریب مورخہ ۲۳/مارچ ۲۰۰۱ء بروز جمعۃ المبارک منعقد ہوئی لیکن ۲۲/مارچ کی رات تک ارد گرد کے گاؤں سے مہمانوں کی ایک کثیر تعداد تشریف لا چکی تھی۔

باقی صفحہ نمبر ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔